قال اللہ تعالیٰ

الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا

مئی، جون، ۱۹۹۱ء

سحر قریب ہے دِل سے کہو نہ گھبرائے

زیر سرپرستی
الشیخ جمیل الرحمٰن
امیر جماعۃ الدعوۃ الی القرآن والسنۃ افغانستان
کلچرل کمیٹی جماعۃ الدعوۃ الی القرآن والسنۃ (اہلحدیث) افغانستان

شوال - ذوالقعدہ ۱۴۱۱ھ مئی - جون ۱۹۹۱ء جلد چہارم شمارہ ۱۰-۱۱ مسلسل ۳۶-۳۷

اس شمارے میں

زر تعاون

پاکستان میں	بیرونی ممالک کیلئے
ماہانہ : ۱۰ روپے	ماہانہ : ۲ ڈالر
سالانہ : ۱۰۰ روپے	سالانہ : ۲۰ ڈالر

جماعۃ الدعوۃ الی القرآن والسنۃ | الشیخ جمیل الرحمٰن

مجلس ادارت

الشیخ غلام اللہ رحمتی

عبدالرحمٰن بخاری ○ سید اکرام الحق جاوید
اے آر مظہر ○ عبدالرحیم

ہمارے نمائندے

افغانستان : عبدالحمید شورش — سعودی عرب : فیضان اللہ
اسلام آباد : عفیف احمد — امریکہ : عبدالرحمٰن احمد
پشاور : غنی اللہ مسلم — برطانیہ : منور علی
لاہور : حماد شاکر — جبیبتی، دوائی : ایم حیم
کراچی : چوہدری ظہور احمد — مالیشیا : حماد الدین الیاس
کوئٹہ : عرفان مغل — مظفرآباد : بشیر قریشی

پتہ : ماہنامہ "دعوت" (اردو) پوسٹ بکس نمبر ۶۱۴ پشاور - پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
درس قرآن
وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ
مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا
أَخْرِجْنَا مِنْ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَل
لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيرًا
الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا
يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ
الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا ۝
اور تم کو کیا ہے؟ کہ نہیں لڑتے اللہ کی راہ میں اور واسطے ان کے جو مغلوب ہیں مرد
اور عورتیں اور لڑکے جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! نکال ہم کو اس بستی سے
کہ ظالم ہیں لوگ یہاں کے اور کر دے ہمارے واسطے اپنے پاس سے کوئی حمایتی اور کر دے
ہمارے واسطے اپنے پاس سے مددگار۔ وہ جو ایمان والے ہیں سو لڑتے ہیں اللہ
کی راہ میں اور وہ جو منکر ہیں سو لڑتے ہیں مفسدوں کی راہ، سو لڑو تم شیطان کے
حمایتیوں سے، بیشک فریب شیطان کا سست ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ
رَضِيَ بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَعَجِبَ لَهَا أَبُو
سَعِيدٍ فَقَالَ أَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللهِ فَفَعَلَ ثُمَّ
قَالَ وَأُخْرَى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ
مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ
الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ ۝

ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو سعید
جو راضی ہوا اللہ کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے نبی ہونے سے اس کے لیے جنت واجب ہے یہ سن کر ابو سعید رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے تعجب کیا اور کہا پھر فرمایئے یا رسول اللہ آپ نے پھر فرمایا اور فرمایا
کہ ایک اور عمل ہے جس کی وجہ سے بندے کو سو درجے ملیں گے۔ جنت میں ہر
ایک درجے سے دوسرے درجے تک اتنا فاصلہ ہوگا جتنا آسمان اور زمین سے حضرت
ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا وہ کونسا عمل ہے آپ نے فرمایا جہاد کرنا
اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اللہ کی راہ میں۔

اداریہ

سانحہ اسعد آباد

نجیب حکومت لبِ گور بیٹھی ہے

افغانستان کی تمام قابلِ ذکر تنظیموں اور آزاد گروپوں نے باہم مل کر امارتِ اسلامی تشکیل دی اور اس کا پرچم مکمل طور پر آزاد صوبہ کنٹر کے صدر مقام اسعد آباد پہ لہرانے لگا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس خطہ کی بکھری ہوئی رونقیں ہنستے مسکراتے شہر میں سمٹ آئیں۔ سلگتے پتھروں اور مرجھائے چہروں پر بہار آئی تو روس اور کٹھ پتلی نجیب حکومت کی نبضیں ڈوبنے لگیں لیکن خاموش اس لیے رہے کہ اقوام عالم کو یقین دلا چکے تھے کہ "آزاد صوبہ کنٹر امن زون رہے گا اور یہاں مہاجرین کی آبادکاری میں مداخلت نہیں کی جائے گی" ادھر امارتِ اسلامی کے امیر جناب الشیخ جمیل الرحمان صاحب اس قدر دور بین رہنما تھے کہ حالات و واقعات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے امارت اسلامی کی انتظامیہ کو کم سے کم وقت میں صوبہ کو مستحکم بنیادوں پر استوار کرنے کا حکم صادر فرمایا چنانچہ بڑی تیزی سے ترقیاتی منصوبے پایہ تکمیل کو پہنچنے لگے، زراعت، تجارت، امن عامہ غرض ہر شعبۂ حیات میں ترقی ہونے لگی اور بالآخر نظام اسلام کا مکمل نفاذ کر کے شکوک و شبہات کے تمام راستے بند کر دیئے اور ساتھ ہی افغانستان بھر کی تمام حربی قوتوں کو دعوتِ جہاد دی کہ "آیئے یہاں سب کچھ موجود ہے۔ جہاں سے آپ مشترکہ یلغار کر کے غیر مفتوحہ علاقے ملحدوں کے چنگل سے آزاد کرا سکتے ہیں"

جب خوست سرنگوں ہوا تو روس اور نجیب نے باور کر لیا تھا کہ جلال آباد پر مزید قبضہ ممکن نہیں نیز اب اس شہر کی چابی صوبہ کنٹر کے صدر مقام اسعد آباد کے مجاہدین کی جیب میں ہے۔ اسی خوف! اسی سوچ نے نجیب بیچارے کو حواس باختہ کر دیا، ریت کے محلوں میں رہنے والے کب محفوظ رہ سکتے ہیں۔ شکستہ ڈوبتی کشتی کے مسافر ہاتھ پاؤں تو ضرور مارتے ہیں سو نجیب ملحد نے روس کے اشارے پر انسانیت سے عاری ظالمانہ بہیمانہ کارروائی کا فیصلہ کیا اور ۲۰ اپریل شام چھ بجے چار سکڈ میزائل فضاؤں کو چیرتے ہوئے شاہینوں کے شہر اسعد آباد پر آ گرے۔ ننھے زیرِ تعمیر ہنستے بستے شہر کی دوکانیں اور مکان کھنڈرات میں بدل گئے۔ گلیاں، کوچے اور پُر رونق بازار سنسان ہو گئے شواہد موجود ہیں کہ ہوا میں رچی بسی بُو میں سانس لینا بھی مشکل تھا۔ جب اعصابی کیفیت دور ہوئی تو معلوم ہوا کہ تین صد شہداء مرتبہ بلند پہ فائز ہو چکے ہیں، پانچ صد سے زائد زخمی غازی بنے ہیں اور ساتھ جھلسی ہوئی ایسی لاشیں بھی ملیں جن کی شناخت ممکن نہ تھی

کیا یہ المناک سانحہ امن امن کی رٹ لگانے والوں، انسانیت کے دعویداروں اور افغانستان کا سیاسی حل تلاش کرنے والوں کے لیے لمحۂ فکریہ نہیں؟

ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہ قیامت گزر جانے کے بعد بھی عالمی سیاست کے ٹھیکیداروں کے تیور نہیں بدلے کسی کو بھی متاثرہ افراد کی مدد کا احساس دامنگیر نہیں ہوا۔ مدد تو دور کی بات ہے کسی نے بھرپور احتجاجی مظاہرہ بھی نہیں کیا۔ ایسا کیوں ہے؟

یہ سمجھنے کے لیے کسی نجسسی کی ضرورت نہیں۔ بہرین اسد آباد بلکہ امت مسلمہ خوب سمجھتی ہے کہ یہ دھواں کہاں سے اور کیوں اٹھتا ہے۔ غیر مسلم اور ان کے حواری مسلمانوں کے غمخوار نہیں یہ ممکن ہی نہیں۔ اغیار سے گلہ تو بے سود ہے البتہ اپنوں سے شکایت ضرور ہے کہ مصلحتوں کی آڑ میں انہیں بے حسی نے چاٹ لیا ہے۔ اسلامی ممالک اپنے اپنے گریبانوں میں جھانکیں کیا تڑپتے بلکتے سسکتے بے گھر مسلمان بھائیوں سے آنکھیں چرانا انہیں زیب دیتا ہے۔ اسلامی ممالک ہوں یا دیگر اقوام، انسانیت کا تقاضا تو یہ ہے کہ اپنے ہی وطن میں مجبور و بے بس مہاجرین کے دکھوں کا مداوا کیا جائے۔ اجڑے شہر کو بسانا بچوں کا کھیل نہیں ہے۔ اگرچہ امارتِ اسلامی کی انتظامیہ شب و روز اپنے محدود وسائل سے متاثرین کی دلجوئی کر رہی ہے۔ لیکن مکمل طور پر انہیں پھر سے اپنے پاؤں پر کھڑا کرنا تنہا انتظامیہ کے بس کا روگ نہیں ہے اس کے لیے تو افغانستان کی تمام احزاب، اسلامی ممالک نیز دیگر اقوام کو فوری اقدامات کرنے چاہئیں آفت کی اس گھڑی میں باجوڑ پولیٹیکل انتظامیہ، طلبہ، عوام اور ضلع دیر کے اکثر حضرات نے خون کے عطیات اور ہمدردی و غمگساری کا مظاہرہ کر کے متاثرین اور کنڑ حکومت کے دل جیت لیے ہیں۔ خدا نے برتر انہیں اجر عظیم سے نوازے۔

افغان مجاہدین اور مہاجرین نے شجاعت، قربانی اور ایثار کے جو انمٹ نقوش اور زریں باب رقم کئے ہیں۔ وہ مستقبل کے متعصب مؤرخین بھی نہیں مٹا سکیں گے۔ جب ذلت آمیز شکست سے دوچار ہو کر روسی افواج دریائے آمو کے پار ہوئیں تو برطانیہ کی وزیر اعظم مسز تھیچر نے بڑی خوبصورت حقیقت بیان کی تھی کہ "اگر افغانستان پر قبضہ کرنے سے پہلے روس ہم سے مشورہ کر لیتا تو آج اس ناکامی و رسوائی سے دوچار نہ ہوتا" اگر نجیب کی عقل پہ پتھر نہیں پڑ گئے تو اسے سوچنا چاہیئے کہ تاجِ برطانیہ کی وزیر اعظم نے سپر طاقت روس کو کتنی نادر اور انمول نصیحت کی ہے۔ روس نجیب اور اس کے مجبور ساتھیوں کا دوست نہ تھا اور نہ ہے۔ اب بھی وقت ہے کہ وہ غیر مشروط، مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال دے۔ اور اسلام کے عفو و درگزر اور احسان سے مستفید ہو۔ ورنہ اس کا اور اس کے ساتھیوں کا انجام تو کھلی ہوئی کتاب ہے۔ کنڑ کے مجاہدین تو اس سانحہ سے آشنا ہو کر مزید شیر ہو گئے ہیں۔ شوقِ شہادت کے متوالوں کے جذبوں میں قدرت نے بجلیاں بھر دی ہیں۔ مجاہدین افغانستان صبح و شام نت نئی فتوحات کے نقیب بن گئے ہیں۔ موسم گرما کے آغاز ہی میں مجاہدین کے رابطے بڑھ کر آخری فتح کے قریب جا پہنچے ہیں۔ جلال آباد کے غم میں گھلنے والوں اور اسد آباد کے حملہ آوروں کو نوشتۂ تقدیر پڑھ لینا چاہیئے پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی۔"

* * *

۲۰ اپریل، بارہ سال قبل ۱۹۷۹ء میں جب ترہ کئی کی حکومت تھی کنڑ کے دارالحکومت اسعد آباد کے قریب کرالہ گاؤں میں اجتماعی طور پر گیارہ سو افراد کو زندہ درگور کئے جانے والے سانحے کا دن ہے۔ کابل کی نجیب حکومت نے اسی اسعد آباد کے پُرامن اور پرسکون شہر کے تجارتی مرکز مین بازار کے بڑے چوک میں واقع دکانوں اور دوسری عمارتوں کو جدید ترین میزائلوں کا نشانہ بنا کر سینکڑوں افراد کو ایک ساتھ ہلاک اور زخمی کر کے پوری دنیا کو ایک بار پھر ۲۰ اپریل کی یاد دلا دی ہے۔

اس وقت جبکہ یہ سطور تحریر کی جا رہی ہیں، اس سانحے کا چھٹا روز ہے اور جائے حادثہ پر ملبہ ہٹانے، جلے ہوئے انسانوں کی ہڈیاں اس میں سے نکالنے اور اطراف میں دھماکے سے اڑ کر ٹکڑوں کی شکل میں بکھرنے والے انسانوں کے گوشت کے لوتھڑے اکٹھے کئے جا رہے ہیں۔ جبکہ جائے حادثہ کے دوسرے روز جب راقم کنڑ کے دارالحکومت اسعد آباد پہنچا تو وہاں اسعد آباد چوک کے چاروں جانب اور تمام سڑکوں پر دور دور تک تباہی و بربادی کا دلخراش منظر دکھائی دے رہا تھا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا گویا کئی درجن طیاروں نے مسلسل کئی گھنٹوں تک کارپٹ بمباری کی ہو۔ انسانی جسموں کے جلنے کی بو فضا میں پھیلی ہوئی تھی اور جگہ جگہ سے دھواں اٹھ رہا تھا دور دور تک نہ صرف درجنوں دکانیں جل کر راکھ ہو چکی تھیں، بلکہ ان میں موجود انسان بھی جل کر کوئلہ بن چکے تھے۔ اکثر دکانوں سے تو جلے ہوئے انسانوں کی ہڈیاں اس انداز میں ملی ہیں۔ کہ ہاتھ لگنے سے راکھ کی طرح بکھر جاتی ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ کابل حکومت نے اسعد آباد کے پرامن شہریوں کے خلاف اسکڈ میزائل استعمال کیا ہے، لیکن اس میزائل کے نتیجے میں ہونے والی وسیع پیمانے پر تباہی کو دیکھتے ہوئے جب راقم نے عسکری ماہرین سے دریافت کیا کہ کیا یہ اسکڈ کی کارستانی ہے یا یہ کوئی نئی چیز ہے، تو انہوں نے اتفاق کرتے ہوئے کہا کہ یہ بیلاسٹک میزائل ہے، جو حال ہی میں کابل حکومت کو روس نے فراہم کئے ہیں اور کابل حکومت نے اس کا پہلا تجربہ اسعد آباد کے لوگوں پر کیا۔

اسعد آباد کے علاقے میں موجود کئی لوگوں نے بتایا کہ انہوں نے اس سانحے کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے فضا میں ایسی آوازیں سنیں گویا طیارے آ رہے ہوں، جبکہ اطراف کی پہاڑی چوٹیوں پر قائم مجاہدین کی طیارہ شکن توپوں کے مورچوں میں موجود مجاہدین کا کہنا ہے کہ انہوں نے انہیں طیارے سمجھتے ہوئے ان پر فائرنگ بھی کی، جب یہ میزائل فضا میں اسعد آباد بازار کے مین بازار چوک کے اوپر پہنچ گئے، تو ان کا رخ زمین کی طرف ہو گیا۔ اور چوک میں واقع تین منزلہ عمارت سے ٹکرا کر دھماکے سے پھٹ گئے۔

جائے حادثہ سے کافی دور واقع عمارتوں کے بعض مکینوں کا کہنا ہے کہ دھماکے کے ساتھ ہی تیز آندھی چاروں طرف

اٹھی، اور اونچائی پر واقع بعض عمارتوں کی تیجہ دروازوں کی الماری سے کاغذ نکل کر اڑنے لگے۔ امارتِ اسلامی کے عمومی کمانڈر ملا عبدالرؤف نے راقم کو بتایا کہ یہ گائیڈڈ قسم کے جدید میزائل تھے اور اس میں آگ لگانے اور تباہی پھیلانے کے ساتھ ساتھ اعصاب متاثر کر کے انسان کو بے حس، بنانے والا کیمیاوی مادہ بھی شامل تھا، جس کے باعث اکثر لوگ دکانوں اور عمارتوں سے نکل بھی نہ سکے اور وہیں جل کر راکھ ہو گئے۔

کہا جاتا ہے کہ مجاہدین کے ہاتھوں خوست کی فتح نے کابل کے حکمرانوں کو پاگل کر دیا ہے اور خوست کے فوراً بعد کنڑ، تخار، فاریاب اور سر پل کے صوبوں میں مجاہدین کی مسلسل کامیابیوں نے تو انہیں جنون میں مبتلا کر دیا ہے، جس کا بدلہ وہ اب شہری آبادی سے لینا چاہتے ہیں، تاکہ مجاہدین کو اس جانب متوجہ کر کے کابل جلال آباد وغیرہ پر حملوں سے ایک عرصے کے لئے روک سکیں اور یوں اپنی حکومت کی عمر مزید کچھ مدت کے لیے بڑھا دی جائے۔

کنڑ کے دارالحکومت اسد آباد میں کرالہ کے واقعہ کے بعد اس وقت اوجڑی کیمپ کا منظر نظر آتا تھا، جب روسی فوجی اس علاقے میں موجود تھے۔ اور مجاہدین کے میزائلوں کے حملے سے روسی مرکز "منڈاگول" میں واقع اسلحہ و گولہ بارود کے زیر زمین بڑے ذخیرے میں دھماکے شروع ہوئے اور پھر کوئی چودہ گھنٹوں تک دھماکے ہوتے رہے۔ اس لحاظ سے اسد آباد میں رونما ہونے والا یہ تیسرا بڑا واقعہ ہے پہلے اور آخری واقعے میں بے گناہ افغان عوام پر قیامت ٹوٹ پڑی، جبکہ درمیانی واقعے میں غاصب غیر ملکی اور ان کے مقامی ایجنٹ نشانہ بنے تھے۔ اسد آباد شہر کی حدود میں جہاں کرالہ کے گیارہ سو افراد کی تین اجتماعی قبریں، ان کی یاد دلاتی ہیں۔ وہاں منڈاگول کے ایک بڑے وسیع علاقے میں پیدا ہونے والے سینکڑوں میٹر لمبے چوڑے گڑھے کی موجودگی مجاہدین کی کامیاب مزاحمت کی یاد دلاتی ہے۔

موجودہ سانحے میں کتنے لوگ شہید و زخمی ہوئے، اس کا ابھی تک مکمل اندازہ نہیں لگایا جا سکا ہے۔ کیونکہ مکمل طور پر جل کر راکھ ہونے والے اور ریزہ ریزہ ہو کر فضا میں اڑ کر بکھرنے والے افراد کی صحیح تعداد کسی کو معلوم نہیں۔ درجنوں افراد مکمل طور پر لاپتہ ہیں۔ امارتِ اسلامی کے داخلہ امور کے انچارج حاجی محمد روزی اور سیکرٹریٹ کے انچارج استاد شہید اللہ نے اسد آباد میں ۲۲ ر اپریل کو پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ تین سو سے زیادہ افراد شہید ہوئے ہیں، جن میں ایک سو مسافر اور دو سو امارتِ اسلامی سے تعلق رکھنے والے افراد شامل ہیں۔ جبکہ زخمی ڈھائی سو کے لگ بھگ ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ کنڑ میں مجاہدین کو فائر بریگیڈ کی سہولت حاصل نہیں تاجروں کی دکانوں میں موجود اسلحے سے تین چار گھنٹوں تک ہونے والے دھماکوں کی وجہ سے اکثر لوگ فوری طور پر قریب بھی نہ جا سکے اور بعد میں فائر بریگیڈ نہ ہونے کے باعث آگ پر جلدی قابو بھی نہیں پایا جا سکا۔

حاجی محمد روزی کہہ رہے تھے کہ مجاہدین جلی ہوئی لاشیں بھول نہیں سکتے۔ ہم شہادتوں کے عادی ہیں۔ اس سے ہمارے حوصلے بڑھتے ہیں۔ اور ہم عزم و حوصلہ کے ساتھ کٹھ پتلی کابل حکومت سے اس کا انتقام لیں گے۔ حزبِ اسلامی افغانستان کے سربراہ انجینئر گلبدین حکمتیار نے بھی ایک بیان میں کابل حکومت کی طرف سے اسد آباد پر اسکڈ میزائلوں کے حملے کی مذمت کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ مجاہدین اس حملہ کا بدلہ لیں گے۔ عبوری حکومت کے راہنماؤں صدر پروفیسر صبغت اللہ مجددی پروفیسر عبدالرب رسول سیاف۔ اور پروفیسر برہان الدین ربانی نے بھی الگ الگ بیان میں اس حملے کی مذمت کی ہے۔

اسد آباد کی شہری آبادی پر کابل حکومت کے اس حملے نے مجاہدین کے اس موقف کو درست ثابت کر دیا ہے کہ افغانستان مکمل آزادی اور کٹھ پتلی حکومت کے خاتمے کے بغیر افغان مہاجرین واپس نہیں جا سکتے۔ اقوام متحدہ اور عالمی اقوام و ممالک، جو اب تک مہاجرین پر واپسی کے لئے دباؤ ڈال رہے تھے۔ اس سانحے سے ان کی بھی آنکھیں کھل گئی ہوں گی۔

جمعیت اسلامی کے پروفیسر ربانی اور جماعت الدعوۃ الی القرآن والسنۃ کے سید عبدالودود باچا کے بقول ان حالات میں افغان مہاجرین کیسے واپس جاسکیں گے۔

۲۱ اور ۲۲ اپریل کو ایک طرف اسد آباد میں کابل حکومت کے حملے کے نتیجے میں پھیلنے والی تباہی میں منہدم ہونے والی عمارتوں کے ملبے سے سوختہ لاشیں نکالی جارہی تھیں اور ادھر افغان قونصل جنرل پشاور میں "باچا خان امن" کانفرنس میں شریک ہورہے تھے، جہاں پختونوں کے حقوق کی علمبرداری کا دعویٰ کرنے والے اے این پی کے رہنماؤں کو اتنی توفیق نصیب نہ ہوسکی۔ کہ وہ ان سے پوچھتے کہ بھئی تم ہمارے کنڑ کے پختونوں کا قتل عام کیوں کررہے ہو۔ عبدالودود باچا کا کہنا ہے کہ ہر پختون خواہ افغانستان کا ہو یا پاکستان کا، اگر روس کا حامی نہیں، تو ان کی نظروں میں پختون بھی نہیں۔ خود کو غیروں کی غلامی میں رہنے والے دوسروں کو بھی غیروں کا غلام بنانا چاہتے ہیں۔ اسی طرح عدم تشدد کے پرچارکوں کے اس اجلاس میں بھارتی سفارتکار بھی موجود تھے۔ لیکن انہیں کشمیر میں عدم تشدد کی پالیسی اختیار کرنے کے لئے کسی نے نہیں کہا۔

کنڑ کے دارالحکومت اسد آباد میں جہاں سے اٹھنے والے عالم اسلام کے ہیرو سید جمال الدین افغانی مغربی استعمار کے خلاف نبرد آزما رہے تھے۔ اسی عظیم رہنما کے آبائی گاؤں اسد آباد میں مقامی لوگوں اور مجاہدین کے تعاون سے ایک اسلامی حکومت قائم ہوگئی تھی، جس نے بقول تجزیہ نگاروں کے پورے افغانستان میں مجاہدین کے اندر اسلامی اصولوں اور روح کے مطابق اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کی کوششیں شروع کی تھیں اور اس کے لیے یہاں ایک مضبوط بنیاد بھی فراہم کردی تھی۔ کابل حکومت اس پروگرام سے خوفزدہ ہے۔ اور وہ یہ مضبوط مرکز و بنیاد ختم کرنا چاہتی ہے۔ مجاہدین اسے ختم کردیں گے یا اس سے بھی زیادہ مستحکم طور پر قائم کردیں گے۔ اس کا اندازہ مستقبل میں ہوگا۔ لیکن امدادی کارروائیاں جاری رکھنا اور چاروں طرف پڑے ہوئے لوگوں، کارتوسوں اور دستی بموں وغیرہ کی موجودگی میں، جن کے ہر وقت پھٹنے کا خطرہ رہتا ہے، بلا خوف وخطر گھومتے پھرتے ملبہ ہٹانے کے کام سے ظاہر ہوتا ہے کہ لوگوں کے دل اگرچہ اس سانحہ سے رنجیدہ اور چہرے پژمردہ ہوچکے ہیں، لیکن پژمردہ چہروں میں دکھائی دینے والے اطمینان وسکون سے اندازہ ہوتا ہے کہ مجاہدین اسد آباد کے سانحہ سے جلد ہی سنبھل جائیں گے اور وہ اس مضبوط مرکز کی آبادکاری کے ساتھ ساتھ اپنی سرگرمیاں حوصلے کے ساتھ آگے بڑھائیں گے۔

اسد آباد سے پشاور واپسی پر ہم نے اس حملے کے بارے میں آزاد حکومت کا موقف جاننا چاہا۔ تو امارت اسلامی کے ڈائریکٹر پبلک ریلیشنز حیات اللہ خان سے ہونے والی بات چیت کچھ یوں ہوئی۔

س :۔ صوبہ کنڑ گذشتہ ڈھائی سال سے آزاد ہے۔۔ اب کابل حکومت نے اچانک میزائلوں سے حملہ کرکے تباہی پھیلائی ہے۔ اس اچانک حملے کی وجہ کیا ہے؟

ج :۔ ایک خیال تو یہ ہے کہ اس طرح حکومت کا بدلہ لیا گیا ہے۔ دوسرا۔ یہ کہ کنڑ میں مولوی جمیل الرحمٰن کی قیادت میں مقامی طور پر اسلامی حکومت "امارت اسلامی" کے نام سے قائم ہوئی ہے۔ اس عیدالفطر کے بعد یہاں کے مجاہدین جلال آباد اور لغمان کے مجاہدین کی حمایت وتائید کے لئے ان علاقوں کا رخ کرنے والے تھے۔ جس کے لئے اسد آباد میں مجاہدین جمع ہونا شروع ہوگئے۔ شاید کابل حکومت کو اپنے جاسوسوں کے ذریعے اس کارروائی کی بھنک مل گئی ہو اور اس نے یہاں کے مجاہدین کو جلال آباد کابل وغیرہ کے حملوں میں شرکت سے روکنے کے لیے یہ اقدام کیا ہو۔ اس کے علاوہ کابل لغمان، جلال آباد، بدخشاں وغیرہ کے راستے یہاں سے ہوکر گزرتے ہیں اور امارت اسلامی نے امن و امان کی صورت حال کو کنٹرول کرلیا ہے اور مجاہدین کی آمدورفت اور سپلائی یہاں سے پرامن طور پر ہورہی ہے۔ اس لیے یہ ہوسکتا ہے کہ اس پر اثر انداز ہونے کے لیے یہ حملہ

کیا گیا ہو۔ ایک اور وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ امارتِ اسلامی نے مہاجرین کی آباد کاری کا کام شروع کیا تھا اور گذشتہ ایک سال کے دوران پانچ سو مہاجر خاندان پاکستان کے مختلف مہاجر کیمپوں سے واپس آکر اسعد آباد میں رہائش پذیر ہو گئے ہیں اس حملے سے مہاجرین میں عدم تحفظ کا احساس پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

س: کابل حکومت نے کنڑ کو امن زون کے نام سے خالی کیا تھا اور متعلقہ عالمی اداروں کو یہ یقین دلایا گیا تھا۔ کہ یہاں آنے والے مہاجرین پر حملے نہیں کئے جائیں گے۔

ج:۔ کابل حکومت نے اسے امن زون کے نام سے خالی کیا تھا، اس طرح اب یہاں آکر آباد ہونے اور تجارت کرنے والے بے گناہ لوگوں پر جدید ترین میزائل استعمال کر کے اقوام متحدہ کے چارٹر کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔
اس سلسلے میں ہم اقوام متحدہ کو ایک یادداشت پیش کریں گے۔ افغان کنسرشیٹ اور دوسرے اداروں کے تعاون سے ہم نے پروگرام بنایا تھا کہ کنڑ سے تعلق رکھنے والے مہاجرین کی مرحلہ وار واپسی شروع کی جائے۔ لیکن اب شاید یہ پروگرام کچھ عرصہ کے لئے ملتوی ہو جائے، کیونکہ اس واقعہ کے بعد مہاجرین واپسی کے لیے آسانی سے تیار نہیں ہوں گے؟

س: ہم نے گذشتہ روز جائے حادثہ کا خود جا کر معائنہ کیا۔ جس بڑے پیمانے پر یہ نقصانات ہوئے ہیں، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ اسکڈ میزائل نہیں، بلکہ اس سے بڑھ کر کوئی جدید میزائل ہے؟

ج:۔ ہمارا بھی یہی اندازہ ہے کہ یہ اسکڈ سے بھی زیادہ خطرناک قسم کے میزائل ہیں۔ جو حال ہی میں روس نے کابل حکومت کو فراہم کئے ہیں۔ عسکری ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ اسکڈ کے جدید ترین ماڈل اسکڈ سی یا اسکڈ ڈی اور بالسٹک میزائل ہیں۔
ہمارے عمومی کمانڈر ملا عبدالرؤف کا، جو اس سانحہ کے وقت اسعد آباد کے علاقے میں موجود تھے کہنا ہے کہ ان میزائلوں میں آگ لگانے اور تباہی پھیلانے والے مادے کے ساتھ ساتھ اعصاب کمزور کرنے اور بے ہوشی لانے والی گیسوں کا اخراج بھی ہوا تھا۔ گائیڈڈ قسم کے ان جدید میزائلوں پر اسعد آباد کے اطراف میں واقع پہاڑی پر قائم طیارہ شکن گنوں کے مورچوں سے مجاہدین نے فائرنگ بھی کی۔ یہ سمجھ کر کہ شاید یہ طیارے ہیں۔ اور جب یہ چوک میں عمارات پر گر کر دھماکے سے پھٹے، تو آس پاس کی عمارتوں اور دکانوں میں موجود لوگ اعصابی کمزوری کا شکار ہو کر بے حس ہو گئے۔ جس کی وجہ سے وہ آگ لگنے کے بعد اپنی اپنی دکانوں سے بھاگ بھی نہیں سکے اور جل کر راکھ ہو گئے۔ شاید اس جدید میزائل کا تجربہ کابل حکومت نے پہلی بار کیا ہے۔

س: اس سانحہ سے متاثر ہونے والے لوگوں اور گھرانوں کی بحالی و امداد کے لئے امارتِ اسلامی اپنے طور پر کیا کچھ کر رہی ہے؟

ج:۔ اس سلسلے میں کمیٹیاں بنائی گئی ہیں۔ جو امارت کی طرف سے کنڑ کے تمام علاقوں، یہاں کے مہاجر کیمپوں اور ہسپتالوں میں جا کر معلومات اکٹھی کر رہی ہیں، ان معلومات کی روشنی میں متاثرین کی امداد کی جائے گی نیز مسلمان اور دوست ممالک نیز بین الاقوامی امدادی اداروں اور افراد سے بھی اس سلسلے میں خصوصی امداد کی اپیل کی جائے گی۔ توقع ہے کہ مسلمان اور دوست ممالک ادارے اور افراد اس سانحے کے متاثرین کی بحالی کے لیے آگے بڑھ بڑھ کر امداد کریں گے۔

س: کابل حکومت نے الزام لگایا ہے کہ یہ واقعہ مجاہدین کے داخلی اختلافات کی وجہ سے پیش آیا ہے اور اس نے کوئی میزائل استعمال نہیں کیا؟

ج:۔ ڈاکٹر نجیب نے جس تقریر میں میزائلوں کے حملے سے انکار کیا ہے، اس تقریر کے دوران انہوں نے خود یہ کہہ کر کہ "جنگ میں ایسا ہوتا رہتا ہے، لوگ مرتے ہیں۔ جب ایک فریق دوسرے کے خلاف کارروائی کرتا ہے، تو دوسرا فریق بھی جواب کا حق محفوظ رکھتا ہے" گویا ایک طرح سے انہوں نے بالواسطہ اعتراف کیا ہے کہ یہ حملہ کابل حکومت نے کیا ہے۔

بقیہ صفحہ ۳۵ پر

فضیلۃ الشیخ جمیل الرحمن کا خط

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے نام

جناب

۲۰ راپریل ۱۹۹۱ء کی بدقسمت شام کے چھ بجے امارت اسلامی کے زیر کنٹرول خطہ کنڑ کے صدر مقام اسعد آباد کے غریب مگر خوش و خرم باشندوں کو نجیب کی کٹھ پتلی حکومت نے روسی سکڈ میزائل کا نشانہ بنایا۔

اس وقت اس قصبہ کی کاروباری زندگی پوری شباب پر تھی۔ اس حملہ سے بازاروں کی رونق آناً فاناً خوفناک تباہی میں تبدیل ہوگئی۔ یہ زخمیوں کی آہ وبکا اور موت کا بھیانک خونیں منظر تھا۔ اس کے علاوہ اقتصادی، نقصانات کی تو کوئی حد نہیں۔

جناب والا،

جب مجاہدین نے روسی تسلط کو ختم کر کے خطہ کنڑ کو آزاد کیا۔ تو مجاہدین نے باقاعدہ انتخابات کر کے امارت اسلامی کے نام سے ایک متحدہ انتظامی ادارہ قائم کیا۔ زیر دستخطی کو اس امارت کا پہلا امیر منتخب کیا گیا۔ گذشتہ ڈیڑھ سال سے امارت اسلامی پوری لگن کے ساتھ عوام کی آبادی اور فلاح کے کاموں میں دن رات مصروف ہے۔

اس کے علاوہ یہاں اقوام متحدہ کی امدادی ایجنسیاں بھی ہیں۔ جو قابل قدر انسانی فلاحی خدمات انجام دے رہی ہیں۔ امارت اسلامی نے اس خطے میں امن قائم کیا۔ اور عوام گذشتہ فراغت اور خوشحالی کو واپس لانے میں مصروف تھے۔ یہاں کے پُر امن حالات کو دیکھ کر خطہ کنڑ ہائے متصل پاکستان کے دیر، باجوڑ، مہمند اور چترال کے قبائلی علاقہ جات سے 500 افغان مہاجر خاندان واپس آکر یہاں آباد ہوئے تھے۔

ان مہاجرین کی آباد کاری کے لیے۔ امارت اسلامی نے ہنگامی بنیاد پر پروگرام شروع کیا تھا۔

تجارت، زراعت، تعلیم، صحت اور دیگر فلاحی منصوبوں کیلئے جو بنیادی اقدامات کیے گئے تھے۔ ان سے اسعد آباد اور اس خطے کی ماضی کی رونقیں واپس لوٹ رہی تھیں۔ ان حالات میں کابل کی کمیونسٹ حکومت کی طرف سے اسعد آباد پر سکڈ میزائل کا حملہ نہ صرف اقوام متحدہ کے چارٹر کی خلاف ورزی ہے۔ بلکہ اپنے اس بین الاقوامی اعلان کی بھی خلاف ورزی ہے۔ جس میں نجیب حکومت نے یہ وعدہ کیا تھا کہ مہاجرین کی آباد کاری کے علاقوں پر حملہ نہیں کیا جائے گا۔

ہم اقوام عالم کے اس معتقد ادارے سے اپیل کرتے ہیں کہ پُر امن علاقے پر سکڈ میزائل کے حملوں پر نجیب حکومت کو باز رکھنے میں اپنی ذمہ داریاں پوری کریں۔ اور روس

امارتِ اسلامی کُنڑ کا سرکاری اعلامیہ

ترجمہ، عمر فاروق عدنی

وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ○ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ○ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ (القرآن)

ہم تمہیں خوف، بھوک، مالوں، جانوں اور پھلوں میں کمی کے ذریعے ضرور آزمائیں گے، اور آپ صبر کرنے والوں کو خوشخبری دیں۔ وہ لوگ جنہیں جب بھی کسی مصیبت کا سامنا ہوتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور ہمیں اسی کی جانب لوٹنا ہے۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکات کا نزول ہوتا ہے، اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

ہمارے مراسلہ نگار نے اسعد آباد میں میزائل پھٹنے کے بعد جو کچھ دیکھا اور عینی شاہدوں اور دیگر لوگوں سے جو معلومات حاصل کیں ان کی روشنی میں اس نے بتایا کہ دھماکہ نہایت شدید تھا جس سے بہت زیادہ مالی اور جانی نقصان ہوا۔

اس قسم کی دھماکہ خیز کارروائیوں کے اسباب واضح ہیں کہ سوشلسٹ امارتِ اسلامیہ سے از حد خائف ہیں۔ تو یہ کارروائی ان لوگوں میں بے دلی پھیلانے کی ایک مذموم کوشش تھی۔ بالخصوص اس لیے بھی کہ انہیں شاید کچھ اشارات مل چکے تھے کہ یہ لوگ ننگرہار اور لغمان پر ایک بڑے حملے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ نیز مجاہدین کو نقصان پہنچا کر انہیں کمزور بھی کرنا چاہتے تھے۔ مزید برآں یہ اس ذلت آمیز شکست اور رسوائی پر اظہارِ غضب بھی تھا جو انہیں خوست میں جانے پر اٹھانی پڑی ہے۔

جب سے افغانستان میں جہاد شروع ہوا ہے۔ اس وقت سے لے کر اب تک اس قسم کا بڑا حادثہ پیش نہیں آیا تھا، اور نہ ہی ایک وقت میں اس قدر عظیم نقصان اٹھانا پڑا تھا۔ بلاشبہ یہ ایک عظیم حادثہ فاجعہ ہے۔ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

اے اللہ ہمیں اس مشکل میں اجر و ثواب سے نواز اور اس نقصان کا نعم البدل عنایت فرما۔ آمین۔

دھماکہ کی تفاصیل

کابل سے شام ساڑھے چھ بجے تین سکڈ میزائل امارتِ اسلامیہ کے دار الخلافہ صوبہ کنڑ کے مرکزی شہر اسعد آباد پر پھینکے گئے۔

یہ میزائل ایک ہوٹل اور بارودی اسلحہ خانہ پر آگرے جس سے بہت زیادہ تباہی ہوئی۔

تین سو افراد شہید ہوئے۔ ان میں سے بیشتر کا تعلق چترال سے تھا۔ اور ان میں سے اسی تو جل کر تقریباً کوئلہ ہی بن گئے تھے چھتیس کا تعلق امارتِ اسلامیہ کی ٹریفک پولیس سے تھا۔ دیگر اکثر مقتولین کا تعلق وہاں کے مقامی اور امارت اسلامی کے حکومتی اداروں سے تھا۔ جو اس وقت وہاں موجود تھے۔

حادثہ میں شہید ہونے والی معروف شخصیات

القائد / محمد عارف (انسپکٹر ٹریفک پولیس)

القائد / سعد اللہ (انسپکٹر جمیل خان)

القائد / لوزر خاں محصول الکمالات محرر۔

الشیخ مولوی اجمیر خطیب جامع مسجد و تحصیل دار عشر و زکوٰۃ۔

علاوہ ازیں بہت سے دیگر حضرات جن کی حتمی شناخت نہیں ہو سکی۔

اکثر مقتولین کو تو یہیں مقام کے قریب اپنے عرب بھائیوں کے قریب ہی دفن کر دیا گیا۔

جائے حادثہ سے ملبہ ہٹانے کی کاروائی تاحال جاری ہے

اسلحہ کے ذخیرہ میں دھماکوں کا سلسلہ جاری ہے۔ اس لیے ملبہ ہٹانے میں رکاوٹ اور تاخیر ہو رہی ہے۔ اور فائر بریگیڈ اور طبی امدادی گاڑیاں میسر نہ ہونے کی وجہ سے بچاؤ اور تحفظ کی کارروائی

ہیں کافی تاخیر ہوئی۔ مرکز دعوۃ وجہاد کی عمارت کا اکثر حصّہ منہدم ہوگیا ہے۔ تاہم مسجد اور مکتبہ محفوظ ہے۔

مادی نقصانات کی تفاصیل

۱۳۰ عدد دکانیں تباہ ہوئیں۔ اور جل گئیں۔
۴ عدد دواخانے۔
۳ عدد پٹرول پمپ۔
۵ عدد اسلحہ خانے۔
۱۵ عدد حکومتی دفاتر۔
۳ عدد ہوٹل جن میں ایک سو سے زیادہ مسافر مقیم تھے وہ سب کے سب ہلاک ہوگئے۔
۱ عدد ورکشاپ۔
۱ عدد خیراتی ادارہ کا دفتر۔
۱ عدد اسٹور برائے غذائی اشیاء۔
تعلیمی اداروں سے متعلق اشیاء کا عظیم ذخیرہ۔
دفتر تنظیم طلبہ سلفیہ۔
ضروریات زندگی مہیا کرنے والی تمام دکانیں
پولٹری فارم مکمل
ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ
دس عدد سے زیادہ گاڑیاں
ایک ٹرک اور اس میں لدی ہوئی روئی۔
۲۰۰ کلاشنکوف گم ہوئیں
پولیس کے مال خانوں میں موجود توپیں ضائع ہوئیں۔
اجتماعی طور پر نقصانات کا جو اندازہ لگایا گیا ہے اس کی مقدار تین سو ملین روپیہ یعنی تیرہ ملین ڈالر سے زیادہ کا ہے۔
مرکز امارت اسلامیہ میں اس حادثہ کی وجہ سے آدھی رات تک بے نظمی کی کیفیت طاری رہی۔
مجاہدین اور عرب بھائیوں نے امدادی کارروائیوں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔ کارروائی کے دوران۔ ان عرب بھائیوں میں سے تین تو شہید ہوگئے۔ کچھ آگ سے جل گئے۔ ایک ساتھی زخمی ہوا۔ اور دیگر چند کا علاج جاری ہے۔

لجنۃ الاغاثۃ الخیریہ برائے مہاجرین کے زیر انتظام دعوۃ ہسپتال کی جانب سے ابتدائی طبی امداد پہنچائی گئی موقعہ پر دو سو سے زیادہ زخمی پائے گئے۔

رات ایک بجے تک زخمیوں کو پشاور پہنچایا جا سکا اور بہت سے زخمیوں کے علاج کا انتظام باجوڑ اور اسعد آباد میں کیا گیا۔

وہ ہسپتال جن میں یہ زخمی داخل کرائے گئے۔
دعوۃ ہسپتال میں ۳۰ جرنیل میں ۱۱

زخمیوں کو حادثہ کے وقت سوا سات بجے شام سے لے کر صبح چار بجے نکالا جاتا رہا۔ آگ نہایت سخت تیز تھی۔ اور کسی کے لیے ممکن نہیں تھا کہ حادثہ کے قریب جا سکے۔
زخمیوں کو بچانے اور نکالنے کی کارروائی الشیخ عبدالرحمن صاحب نائب الشیخ جمیل الرحمن حفظہ اللہ اور القائد نقیب اللہ صاحب عسکری مندوب کی زیر نگرانی عمل میں لائی گئی۔

اور بیان کیا جاتا ہے کہ چترال سے آنے والے لوگ جو ابھی راستے ہی میں تھے، سب مفقود ہیں۔ ان کی شناخت نہیں ہو سکی۔

لوگ جن کے عزیز و اقارب گم ہوئے وہ دوسروں کے گوشت کے لوتھڑے اسی خیال سے اکٹھے کرتے رہے کہ شاید یہ ہمارے ہی عزیز ہوں۔ ایسے ایسے مناظر سامنے آئے کہ انہیں برداشت کرنا اور بیان کرنا از حد مشکل ہے۔ بہت سی لاشیں کوئلہ بن گئیں۔ عورتوں اور بچوں کے اعضاء بھی ملبے سے ملے ہیں۔ بجلی کے کھمبوں اور دیواروں پر آدمیوں کے کٹے ہوئے اعضا لٹکے ہوئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

اسعد آباد میں پریس کانفرنس

مورخہ ۸/۱۰/۱۴۱۱ھ مطابق ۲۲ اپریل ۱۹۹۱ء کو صبح ۱۱ بجے ایک پریس کانفرنس بلائی گئی جس میں افغان اور دیگر صحافیوں نے شرکت کی جس میں جناب شہید اللہ اور جناب روزی خان نے جو امارت اسلامیہ کے ذمہ دار حضرات ہیں حادثے متعلق بات چیت کی۔

بقیہ صفحہ ۴۴ پر

سانحہ اسعد آباد پر متحدہ جمعیت اہلحدیث پاکستان کی پریس کانفرنس

متحدہ جمعیت اہلحدیث پاکستان نے حادثہ اسعد آباد پر اظہارِ تعزیت کے لیے بروز جمعہ ۳ اپریل ۱۹۹۱ء لاہور میں پریس کانفرنس کا انعقاد کیا یہ رپورٹ شکریہ کے ساتھ نقل کی جا رہی ہے۔ (ادارہ)

۲۰ اپریل ۱۹۹۱ء بروز ہفتہ صوبہ کنڑ (افغانستان) کے دارالامارت اسعد آباد پر کابل کی کمیونسٹ حکومت نے یکے بعد دیگرے تین سکڈ میزائل گرائے جن میں سے دو عین آبادی کے ہنستے بستے مکانوں اور دکانوں پر گرے جب کہ تیسرا بھی مضافات میں آباد علاقے ہی میں گرا۔ ان قیامت خیز میزائلوں نے عمارات کو تہس نہس اور لمحوں میں پانچ سو بلکہ بعض اطلاعات کے مطابق سات سو افراد لقمۂ اجل بن گئے۔ جبکہ سات آٹھ سو سے زیادہ افراد شدید زخمی ہوئے جو پشاور اور دیگر قریبی ہسپتالوں میں زیرِ علاج ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ہم سمجھتے ہیں کہ یہ حملہ ایک تو اس شکست کا بزدلانہ جواب ہے جو کابل کی نجیب حکومت کو خوست میں مجاہدین کے ہاتھوں اٹھانی پڑی ہے دوسرے یہ حملہ شہری آبادی پر اس لیے کیا گیا کہ مجاہدین افغانستان کو زیادہ سے زیادہ ہراساں کیا جائے۔ تاکہ ان کی بڑھتی ہوئی یلغاریں رک جائیں اور وہ پیشقدمی بند ہو جائے جو افغانستان کے بہت سے محاذوں پر بیک وقت جاری ہے۔

سکڈ میزائلوں کا حملہ کابل حکومت کی شکست خوردہ ذہنیت اور اس کی ناکامیوں پر جھلاہٹ کا واضح ثبوت ہے۔ جس سے عیاں ہوتا ہے کہ وہ میدان جنگ میں مقابلے کی تاب نہ لاتے ہوئے شہری آبادیوں کو نشانہ بنا کر اپنا انتقام لے رہی ہے۔

متحدہ جمعیت اہل حدیث اس بربریت، سفاکی و ذہنیت کی سخت مذمت کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ

سے دعا کرتی ہے کہ وہ اہل کنٹر کو اس ابتلا میں ثابت قدم رکھے اور اس نقصانِ عظیم کو برداشت کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

ہم پریس کی وساطت سے ایجنسی انٹرنیشنل اور دوسری بین الاقوامی انسانی ہمدردی کی تنظیموں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ کنٹر حکومت کو فوراً زیادہ سے زیادہ امداد بہم پہنچائے۔ زخمیوں کے لیے دوائیں اور تباہ حال گھرانوں کو سامان خورد و نوش اور دیگر گھریلو اشیائے ضرورت مہیا کی جائیں۔ اسلامی ممالک خصوصاً سعودی عرب اور عرب امارات سے بھی اپیل ہے کہ وہ اپنے ان بے خانماں اور زخم خوردہ بھائیوں کی زیادہ سے زیادہ یکجہتی اور امداد کا انتظام فرمائیں۔

اس موقعہ پر ہم اہل صحافت اور ان کی وساطت سے اہل پاکستان کے علم میں یہ بات لانا چاہتے ہیں۔ کہ صوبہ کنٹر جس کے دار الحکومت اسد آباد میں حملہ کیا گیا۔ وہ صوبہ ہے جسے مجاہدین نے بذریعہ جہاد نجیب حکومت سے آزاد کروایا ہے۔ اور اب وہاں شیخ جمیل الرحمان حفظ اللہ بانی و امیر جماعت دعوۃ الی القرآن والسنۃ اہلحدیث کی امارت میں ایک آزاد اسلامی حکومت قائم ہے۔ جس میں شریعت اسلامیہ کا نفاذ اور قرونِ اولیٰ کا عکس پایا جاتا ہے۔ وہاں شریعت محمدی کے مطابق فیصلے کئے جاتے ہیں۔ شرعی حدود نافذ ہیں۔ اسی طرح دیگر شعبوں میں شریعت کی پابندی کا اہتمام ہے۔ اس لحاظ سے یہ حملہ اسلامی حکومت کے خلاف بہت بڑی سازش ہے اور اسی اعتبار سے یہ صوبہ حکومت پاکستان اور اہل پاکستان کی خصوصی توجہ اور ہمدردی کا زیادہ مستحق ہے تاکہ اسلامی حکومت مستحکم ہو اور اس کا دائرہ وسیع تر ہو۔

تعزیت

مجلہ دعوت پشاور میں سانحہ اسد آباد کے شہدا کے لیے دعائے مغفرت کی گئی۔ اس المناک حادثہ پر امارت اسلامی کنٹر یا کے زعماء کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ اور دعا کی گئی۔ کہ اللہ تعالیٰ مجاہدین کو اس شرعی ریاست کو اس صدمہ جانکاہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

نیز اس اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ کہ خطہ کنٹر کی شرعی انتظامیہ کے مقاصد اور کارکردگی اور یہاں کے مسلمانوں کے عزم و ثبات سے آزمائش کا یہ مرحلہ بخیر و خوبی طے ہو جائے گا۔

ابتلا کے ایسے مواقع پر صبر و ثبات کا مظاہرہ کرنا انبیاء کی سنت اور سلف صالحین کا طریق ہے۔ ابتلاء و مصائب کے مراحل سے گذر کر ہی مرد مومن کا ایمان نکھرتا ہے۔ مومنوں کی یہی پختگی ایمان، کفار منافقین کے لیے پیام اجل ثابت ہوتا ہے۔

سانحہ اسعد آباد کے شہدا کا خون ضرور رنگ دکھلائے گا۔ ان کے مقدس خون کا قطرہ قطرہ سمندر بن کر وقت کے فراعنہ اس میں نیست و نابود ہو جائیں گے —— افغانستان کی سرزمین پر شمع توحید کو فروزاں رکھنے کے لیے مسلمانوں کا خون جل رہا ہے اور خدا کی اس وسیع زمین پر اس انتخاب کے لیے افغانستان کے مسلمان اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں۔

دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ شہداء کی شہادت قبول فرمائے۔ اور زخمیوں کو شفایاب کرے —— تعزیت نامہ منجانب

(کارکنان مجلہ دعوت پشاور)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ۔ پ۲۷ الحدید ۲ع

کیا ایمانداروں کے لیے وہ وقت نہیں آیا۔ کہ ان کے دل اللہ کی یاد اور جو اس کی طرف سے حق اترا ہے، اُس کے لیے جھک جائیں اور ان لوگوں کی مانند نہ ہو جائیں۔ جنہیں اس سے پہلے کتاب دی گئی پھر ان پر لمبی مدت گزر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے۔ اور ان میں سے بہت لوگ فاسق ہیں۔

ایک معمار بڑی محنت سے ایک عمارت بنانے میں مصروف ہے۔ وہ دیوار رکھتا چلا جاتا ہے۔ مگر کسی کسی وقت ایک نقشہ نکالتا ہے اور اس سے مقابلہ کرتا ہے۔ تھوڑے تھوڑے فاصلے کے بعد شاقول لگا کر دیکھتا ہے۔ یہ کیوں؟ وہ معلوم کرنا چاہتا ہے۔ کہ عمارت کا جتنا حصہ بنا ہے کیا وہ مالک مکان کے دیے ہوئے نقشے کے مطابق ہے؟ اس میں کوئی غلطی اور کجی تو نہیں؟ جہاں کوئی اینٹ ذرا آگے پیچھے نظر آتی ہے جھٹ درست کر لیتا ہے۔ اُسے یہ فکر ہوتی ہے کہ اگر یہ عمارت کہیں سے ٹیڑھی ہو گئی یا مقررہ نقشے کے مطابق نہ بنی تو مالک ناراض ہو گا۔ اجرت نہیں ملے گی۔ محنت اور وقت بے کار جائے گا اور الٹا لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔ اس لیے وہ ساتھ ساتھ اس کا جائزہ لیتا جاتا ہے۔

اے انسان

تو بھی کئی سال سے اپنی زندگی کی تعمیر میں لگا ہوا ہے۔ کیا تو نے بھی کبھی مالک کے دئے ہوئے نقشے کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا؟ کبھی شاقول لگا کر دیکھا؟ کیا یہ عمارت ٹھیک بن رہی ہے۔ اسے دیکھ کر مالک خوش ہو گا؟۔ اس کی اجرت صحیح ملے گی؟ تیری یہ محنت اور وقت ٹھکانے لگ جائے گا؟

کیا تجھے یاد ہے۔ کہ تیرے مالک ربُّ العزت نے تجھے زندگی کی عمارت کے لیے ایک نقشہ دیا ہوا ہے۔ اور ایک شاقول بھی عنایت کیا ہوا ہے۔ اگر یاد نہیں تو ذرا اس آیت مبارکہ کو دل لگا کر پڑھ۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ۔

یقیناً رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک زندگی اس شخص کے لیے بہترین نمونہ ہے۔ جو اللہ سے ملنے اور آخرت کے حساب کتاب کی امید رکھتا ہے۔

اب اس حدیث شریف پر بھی غور کر:۔

وَاللّٰہِ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، اللہ پاک کی قسم تم میں سے کوئی شخص ایماندار نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اس کی خواہش اس چیز کے تابع نہ ہو جائے جو میں لایا ہوں۔ (قرآن و حدیث)

پس اگر

زندگی کی درست تعبیر — صحیح انسانیت اور سچا مسلمان بننے کی خواہش ہے۔ تو آیئے۔ اپنی کارگزاری کا بھی جائزہ لیں۔ ارشاد نبوی ہے " حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا اپنا حساب اُس وقت سے پہلے پہلے کرو۔ جب تمہارا حساب لیا جائے گا۔

توحید

ہم میں سے ہر شخص روزانہ کئی کئی مرتبہ کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھتا ہے۔ گویا اقرار کرتا ہے کہ وہ عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی کرے گا۔ اور اطاعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ یعنی کلمے کے دونوں اجزا توحید اور سُنت پر قائم رہے گا۔ یا دوسرے لفظوں میں یہ کہ شرک اور بدعت سے دور رہے گا۔

بے شک ہم نے موحد کہلا کر بُت پرستی، آفتاب پرستی، ستارہ پرستی اور قبر پرستی سے تو کنارہ کر لیا۔ لیکن نفس پرستی جاہ پرستی۔ عیش پرستی اور زر پرستی کے پھندے میں بدستور پھنسے رہے۔ اور اللہ پاک کا یہ فرمان یاد نہ رہا۔

اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ۔ پ فرقان ع ۴

کیا تو نے اس شخص کو دیکھا۔ جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود ٹھہرا لیا۔

یہاں اللہ پاک نے اپنی خواہش پر چلنے اور شریعت کی پرواہ نہ کرنے کو خواہش کی عبادت سے تعبیر فرمایا اور اسے شرک سے تشبیہ دی۔ لہٰذا اگر کوئی شخص اپنے قول و فعل میں خدا تعالیٰ اور رسول اکرمؐ کے ارشادات کا پابند نہیں۔ اپنی خواہش کے مطابق سے بیان کرتا ہے اپنی مرضی سے کسی بات پر عمل کر لیتا ہے اور کسی پر نہیں کرتا۔ تو وہ خواہش کا پجاری ہے۔ ایسے شخص کے متعلق کلام پاک میں دوسری جگہ فرمان باری ملاحظہ ہو۔

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ۔

پس کیا تم قرآن مجید کے کچھ احکام مان لیتے ہو اور کچھ نہیں مانتے (ان پر عمل نہیں کرتے) ایسے شخص کا بدلہ کیا ہو سکتا ہے کہ دنیا میں ذلت و خواری اور قیامت کو سخت عذاب اُن پر مسلط ہو گا۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا

سنت

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ" ۔

جس نے رسولِ مقبول کی اطاعت کی۔ اُس نے یقیناً اللہ پاک کی اطاعت کی۔

بالفاظ دیگر اللہ تعالیٰ کے مطیع اور فرمانبردار بننے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے۔ اور وہ ہے رسولِ پاکؐ کی اطاعت — اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں —

مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ ۔ جس نے میرے طریقہ سے محبت کی اُس نے یقیناً مجھ سے محبت کی۔ اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔

گویا رسولِ اکرمؐ سے محبت کا بیّن ثبوت آپ کی سنت کا اتباع ہے۔ یہ اتباع زندگی کے ہر پہلو میں ملحوظ رہنا چاہیئے۔ ہماری شکل و شباہت، لباس، خوراک، گھریلو زندگی معاملات۔ کاروبار اور عبادات سب سنت کے رنگ میں رنگے ہونے چاہئیں۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی شخص کے دل میں جس قدر رسولِ اکرمؐ کی محبت ہو گی۔ وہ اُتنا ہی سنتِ مطہرہ کا پابند نظر آئے گا۔

آپ کا واضح فرمان ہے۔

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ ۔

جو شخص کسی قوم سے مشابہت رکھے گا پس وہ انہیں میں شمار ہوگا۔

پس ہر موقعہ پر بدعت سے بچنے اور سُنّت کا عامل بننے کی کوشش سچے مسلمان کی امتیازی صفت ہے۔

تنظیم

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا۔

اور اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑو۔ اور گروہ گروہ نہ ہو

قرآن پاک ہمیں متحد ہو کر پابند اسلام بننے کی تلقین کرتا ہے۔ اسلامی ارکان۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ ہمیں جماعت بندی کا سبق دیتے ہیں۔ اور انفرادی زندگی سے نکل کر جماعتی نظم میں شامل ہونا فرض قرار دیتے ہیں۔ اتفاق و اتحاد قومی ترقی اور سربلندی کا اعلیٰ ذریعہ ہے اس کے برعکس نااتفاقی۔ تفرقہ اور انفرادیت تنزل کا سبب ہے۔ لہٰذا جماعتی زندگی اختیار کرکے اللہ تعالےٰ کے اس فرمان واجب الاذعان کا احترام کیجیے۔ اس سلسلے میں ذاتی اغراض اقتدار پسندی اور عزّتِ نفس سے صرفِ نظر کر لینا ہی ایک دانا اور جہاں دیدہ انسان کے اخلاص۔ ایثار اور خدمت دین وملت کی بین دلیل ہو سکتی ہے۔ لیکن جو شخص ذاتیات کو قومی مفاد اور جماعتی وقار کے مقابلے میں نظر انداز نہیں کر سکتا۔ وہ کبھی اتحاد اور نظم کا علمبردار نہیں بن سکتا۔

عبادت

نماز دو قسم کی ہے۔ ایک کے متعلق فرمایا۔

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ

نماز یقیناً بے حیائی اور برائی سے روک دیتی ہے

دوسری قسم کے متعلق ارشاد فرمایا۔

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝

ان نمازیوں کے لیے دوزخ کا سب سے نچلا طبقہ (خرابی) ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔

پس صحیح نماز نمازی کو شرک و بدعت۔ رنگ رلیاں۔ عیاشی اور فحاشی۔ شراب نوشی اور جوا بازی۔ سود اور رشوت دروغ گوئی اور بدزبانی، غرض ہر برائی سے متنفر کر دیتی ہے۔ اور پرہیزگاری اور دیانتداری۔ پاکبازی۔ فرض شناسی حق پسندی اور حق گوئی کا عادی بنا دیتی ہے۔ لیکن بے قاعدہ دفع الوقتی اور بے توجہی کی نماز افسوسناک انجام دکھاتی ہے اور دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں گراتی ہے۔

آیئے اس کسوٹی پر اپنی نماز کو پرکھیں۔ اور جو کمی نظر آتی ہے۔ اس کی تلافی کریں ۔۔۔ ورنہ "نیکی برباد اور گناہ لازم" والی مثل ہم پر صادق آئے گی۔ اگر ہم نماز کا ترجمہ نہیں جانتے۔ اور نماز پڑھتے وقت اُسے ذہن میں نہیں رکھتے تو ہماری نماز حضورِ قلب والی نماز نہیں بن سکتی۔

اخلاق

كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ : مسلمان کی ہر چیز مسلمان پر حرام ہے۔ اس کا خون اور مال اور آبرو۔

جیسے مردار کھانا حرام۔ ویسے ہی بھائی مسلمان کا مال ناحق کھانا حرام۔ مثلاً رشوت لینا۔ کم و بیش تولنا۔ اشیاء میں ملاوٹ کرنا۔ بلیک مارکیٹ۔ امانت میں خیانت۔ ذخیرہ اندوزی۔ چوری۔ ڈاکہ وغیرہ۔

اسی طرح ملازمت میں اپنے فرائض کو صحیح طور پر ادا کئے بغیر تنخواہ لینا۔ مزدوری یا ٹھیکہ داری میں صحیح کام نہ کرنا۔ مگر اُجرت یا ٹھیکہ کی رقم پوری وصول کرنا۔ جھوٹے دعوے۔ جھوٹی گواہی۔ جھوٹی قسمیں اور جھوٹی وکالت سے اپنے حق میں ناجائز فیصلہ کرا لینا۔ یہ سب ہی حرام خوری کی مثالیں ہیں۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ ایک شخص سفر میں پریشان حال ہے۔ دعا کرتا ہے مگر قبول نہیں ہوتی۔ کیونکہ اُس کا کھانا۔ پینا اور پہننا حرام سے ہے۔

علاوہ ازیں تہمتیں تراشنا۔ بہتان لگانا۔ غیبت کرنا۔ غرض

کسی طرح دوسروں کو ذلیل اور بدنام کرنا۔ سچے مسلمان کا شیوہ نہیں ہو سکتا۔

یہ حدیث مبارک پیشِ نظر رہے۔

كُلُّ ذَنْبٍ يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ إِلَّا الدَّيْنَ۔

شہید کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ سوائے ۔قرض کے (دوسروں کے حقوق)

گویا آپ اسلام کے لیے جان بھی دے دیں۔ تو بھی دوسروں کی حق تلفی آپ کی گردن سے نہیں اُتر سکتی۔

گھریلو زندگی

قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا

اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ۔

صرف اپنی نیکی، پرہیز گاری یا شب بیداری کو کافی نہ سمجھا جائے۔ بلکہ گھر کے جملہ افراد کو نیکی کا شوق دلایا جائے۔ اور بدی سے نفرت دلائی جائے۔ ماں کا اولاد پر کافی اثر پڑتا ہے۔ اس لیے اُس کا پابندِ اسلام اور خوش خصال ہونا۔ باپ سے بھی زیادہ ضروری ہے۔

فضول رسم و رواج کو جرأت کے ساتھ بند کرنے کی کوشش کی جائے۔ اولاد کی تعلیم و تربیت پر کڑی نگرانی رکھی جائے۔ رسولِ اکرمؐ نے باوجود رحیم و متحمل ہونے کے فرمایا۔

سات سال کے بچے (لڑکا یا لڑکی) کو نماز کا حکم دیا جائے۔ اور دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھے تو مار کر پڑھائی جائے۔

یہ رسولِ پاکؐ کی نقلی سُنّت ہے۔

اور دوسری بہت سی سُنّتوں کی بہ نسبت زیادہ اہم ہے۔

اسی طرح بچے کی عادات اور دیگر مشاغل پر بچپن ہی سے نگاہ رکھیے۔ تاکہ اُس کی بنیاد صحیح اور پختہ رکھی جائے۔

تبلیغ

اِس کے لیے شرط یہ ہے کہ خود نمونہ بنیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝

اللہ تعالیٰ کے نزدیک کتنی بری بات ہے کہ تم وہ کہو۔ جو کرتے نہیں۔

دوسری شرط ہے۔

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۔ راہِ خدا کی طرف بلا، دانائی اور اچھی نصیحت کے ساتھ۔

ایک طریق تبلیغ ایسا ہو سکتا ہے۔ جس سے دوسروں کو چڑایا جائے۔ طعن و تشنیع اور دل آزاری کے ذریعے لوگوں کو اور دور دھکیل دیا جائے۔ اور دوسرا طریق تبلیغ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ دلائل کے ذریعے اُن کو قائل کرنے کی کوشش کی جائے۔ نرمی اور شیریں کلامی سے متاثر کیا جائے۔

تبلیغ میں زندگی کے سارے پہلوؤں کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہے۔ اخلاق۔ معاملات۔ تجارت۔ ملازمت۔ تعلیم۔ تربیت وغیرہ کسی پہلو کو نظر انداز نہ کیا جائے۔

خطبات جمعہ کے لیے سالانہ پروگرام بنایا جائے۔ عام تقاریر سنجیدہ اور سلجھی ہوئی ہوں۔ انتقامی رنگ بے اثر اور نقصان دہ ہوتا ہے۔ بہرصورت دیگر سنتوں کی طرح تبلیغ میں بھی سُنّتِ نبوی کو ملحوظ رکھا جائے۔

تعلیم

ارشادِ نبوی ہے:۔

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ۔

علم کا حصول ہر مسلمان (مرد یا عورت) پر فرض ہے۔ ہر شخص کے لیے لازمی ہے کہ اپنی اولاد (لڑکے یا لڑکی) کو تعلیم ضرور دلائیے۔ اور خود بھی مطالعہ جاری رکھ کر اپنی علمیت کو بڑھاتا رہے۔ ہر مسجد میں تعلیم بالغاں کا انتظام ہو۔ بلکہ ایک دار المطالعہ کا قیام بھی ہو۔ جس میں مردوں۔ عورتوں۔ علماء اور نیم خواندہ سب کی اہلیت کے مطابق کتب مہیا کی جائیں۔ روزانہ درس قرآن ہو۔ جس میں تبلیغی پہلو کے ساتھ ساتھ تعلیمی قابلیت پیدا کرنا بھی پیشِ نظر رہے۔

صرف ناظرہ قرآن مجید پڑھے ہوئے کو قرآن پڑھا ہوا نہ سمجھ لیا جائے۔ بلکہ اس کے اصل مقصد یعنی قرآن فہمی۔ قرآن دانی اور اس کی عملی اہمیت پر خاص زور دیا جائے۔ ہر بچے۔ جوان اور بوڑھے کو نماز سکھائی جائے۔ طریقۂ تعلیم ایسا ہو کہ بچے دلچسپی اور شوق سے پڑھیں۔ نئے نئے طریقوں سے استفادہ کیا جائے

مثالی خاندان کی یادگار

مولانا اسماعیل سلفی رح

و اذ ابتلیٰ ابراھیم ربہ بکلمات فاتمھن قال انی جاعلک للناس اماما قال و من ذریتی قال لا ینال عھدی الظلمین ۔ بقرہ۔۱۲۴

(اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو چند احکام دے کر آزمایا۔ وہ اس میں پُورے اترے تو فرمایا۔ میں نے تمہیں دنیا میں امامت بخشی۔ حضرت ابراہیم نے فرمایا۔ اور میری اولاد۔ فرمایا ظالموں کو یہ انعام نہیں دیا جاسکتا۔)

حضرت ابراہیم بابل میں پیدا ہوئے۔ آپ کی پیدائش ایک معزز خاندان میں ہوئی۔ توحید کے سوا اس خاندان میں دنیا کی ساری وجاہتیں موجود تھیں۔ دینی قیادت کے باوجود یہ لوگ توحید کے تصور اور صفات باری کے فہم سے ناآشنا تھے۔ وہ بت پرست تھے۔ بت فروش تھے یہ سب کچھ ہونے کے باوجود حضرات خدا سے بے خبر تھے۔ وسائل کی تلاش، وسائل کی شناخت، انواع و اقسام وسائل کی ساخت ان کی معیشت کا جز تھا۔ اور یہ عجیب بات تھی کہ ان وسائل کے ذریعے جس ذات تک وہ پہنچنا چاہتے تھے اس کی ذات اور اس کی صفات سے ناواقف تھے۔ اور مشرک قوموں میں یہ سب سے بڑی مصیبت ہے کہ وہ راہ کو منزل سمجھتے ہیں۔ اور اسباب و ذرائع کو مقصد۔ بیچارے ساری عمر سفر کرکے تھک جاتے اور منزل سامنے نہیں آتی۔ قرآن عزیز نے ان کی عملی زندگی کا ماحصل دو لفظوں میں واضح فرمایا ہے عاملة ناصبة۔ —— وسائل کی پرستش کرکے تھک گئے۔ اور منزل کی رسائی سے پہلے ہار گئے۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ ساری کوشش غارت ہوگئی۔

وقدمنا الیٰ ما عملوا من عمل فجعلنٰہ ھباءً منثورا

ہم ان کے اعمال غبار کی طرح اڑا دیں گے۔

حضرت ابراہیم کا پُورا خاندان اس وسائل پرستی کا مریض تھا۔ معاشی مجبوریوں نے اسے اور بھی دو آتشہ کردیا تھا۔ اور ان کی قوتِ ارادی حق کی تلاش سے محروم ہوگئی۔

اس وقت بعض لوگ بُت پرستی کے ساتھ ستاروں کی پرستش بھی کرتے تھے۔ سورج اور چاند کو اپنی زندگی کے عوامل میں مؤثر اور متصرف یقین کرتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی گفتگو میں قوم کی ان دونوں کمزوریوں کا علاج حکیمانہ اور حاکمانہ انداز سے فرمایا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اکیلے ہونے کے باوجود حضرت ابراہیم کو اپنی ذات پر پُورا اعتماد تھا۔ اور اپنی صداقت اور کامیابی پر پورا یقین۔ کس وثوق سے فرماتے ہیں:

تَاللّٰہِ لَاَكِیْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِیْنَ ۔

خدا کی قسم میں موقع پاتے ہی تمہارے ان بتوں کا تیا پانچہ کردوں گا۔ چنانچہ موقع پاتے ہی بتوں کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیا۔ فجعلھم جذاذا الا کبیرا لھم۔ بڑے بُت کے سوا۔ سب کو ریزہ ریزہ کردیا۔ اپنے معبودوں

کی یہ درگت دیکھ کر ان کا خیال فوراً حضرت ابراہیم کی طرف گیا۔ سمعنا فتیً یذکرھم یقال لہٗ ابراہیم نوعمر لڑکا ابراہیم نامی ان لوٹے ہوئے بزرگوں کے متعلق کڑوی کسیلی باتیں کرتا تھا۔ یہ سنتے ہی زعماء قوم نے حکم دیا۔

فاتوا بہ علیٰ اعین الناس لعلھم یشھدون

اس نوجوان کو سرِ مجلس لاؤ اور جھوٹی سچی شہادت قائم کرو۔ تاکہ اگر کہیں ثابت ہو جائے۔ تو اسے سزا دی جائے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ان وسائل پرستوں کی عدالت میں پیش ہوئے۔ حضرت سے پوچھا گیا۔ أأنت فعلت ھذا بآلھتنا یا ابراھیم

ہمارے ٹھاکروں کے ساتھ یہ حرکت تم نے کی ہے؟ حضرت ابراہیم نے نہایت معقول اور برجستہ جواب دیا۔

فاسئلوھم ان کانوا ینطقون۔ یہ حضرات اگر کچھ فرما سکتے ہیں تو یہی بتا دیں انہیں کیا ہوا۔ کون توڑ گیا۔ پنچایت سرنگوں ہو گئی۔ عدالت پر سکتہ طاری ہو گیا۔ حقیقت پسندی نے دامن تھام لیا۔ صحیح بات زبان پر آ گئی۔ لقد علمت ما ھؤلاء ینطقون

ابراہیم تم جانتے ہو یہ بیچارے بول تو نہیں سکتے۔ اس حقیقت پسندانہ جواب کے بعد حضرت ابراہیم نے کس شان تمکنت کے ساتھ فرمایا ہوگا۔ اف لکم ولما تعبدون۔ تمہاری اور تمہارے معبودوں کی حالت انتہائی افسوسناک ہے۔ ایسے خداؤں کو پوجتے ہو جو اپنی مظلومیت کی سرگذشت بھی نہیں سنا سکتے۔

اس کے بعد عدالت نے جو فیصلہ کیا معلوم جیسا ایسی عدالتیں یہی کچھ کیا کرتی ہیں۔ لیکن شانِ استغنا اور اقامت حجت اور قوت استدلال نے اس وقت کی قوتِ فکر اور فقہ و روایت کو ایک دفعہ جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ وہ عناد کے باوجود لاجواب ہو گئے۔

ہیاکل سماویہ

بابل کے شرک پسند عقلاء زمین کے اصنام و تماثیل کا جوڑ آسمان کے بتوں سے جوڑتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس طریق فکر کو بھی کاری ضرب لگا دی۔ پیغمبر کے صحتِ استدلال فکر کی روانی قابلِ غور ہے۔ قوم کو احمق اور پاگل نہیں کہا۔ بلکہ سرِ دست مشرک اور بے ایمان بھی نہیں فرمایا۔ بلکہ مجارات مع الخصم کے مطابق ان کے خیالات کے ساتھ کھلا تصادم نہیں کیا۔ بلکہ تھوڑی دیر کے لیے اسے تسلیم فرمایا۔

فلما جن علیہ اللیل رأیٰ کوکبًا قال ھذا ربی فلما افل قال لا احب الآفلین

رات کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں جب ستارے کو دیکھا تو فرمایا۔ تمہارے خیال کے مطابق یہ میرا رب ہے لیکن کچھ عرصہ کے بعد ستارہ ڈوب گیا۔ تو فرمایا یہ ڈوبنے والا خدا تو مجھے منظور نہیں۔ میں ایسے خداؤں کو کیسے قبول کر لوں۔ جو دن ہوتے موت کی آغوش میں سو جاتے ہیں۔

فلما رأی القمر بازغا قال ھذا ربی فلما افل قال لئن لم یھدنی ربی لاکونن من القوم الضآلین ۔ چاند کو دیکھ کر فرمایا۔ میرا خدا اس کو ہونا چاہیے۔ وہ بھی ڈوب گیا تو فرمایا۔ ان گمکردہ راہ لوگوں سے میں خدا تعالیٰ کی رہنمائی کے ساتھ ہی بچ سکتا ہوں۔

فلما رأی الشمس بازغۃ قال ھذا ربی ھذا اکبر فلما افلت قال یقوم انی بریٓء مما تشرکون ۔ انی وجھت وجھی للذی فطر السمٰوٰت والارض حنیفا وما انا من المشرکین ۔ سورج کی چمک دمک اور تجلی دیکھ کر فرمایا۔ یہ رب ہے۔ جب وہ بھی غروب ہو گیا۔ تو فرمایا میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں۔ میں اپنا رُخ اس ذات اقدس کی طرف پھیر رہا ہوں۔ جس نے

آسمان اور زمین کو پیدا فرمایا۔ میں ان جھگیوں سے یکسو ہورہا ہوں اور میں مشرک نہیں ہوں۔

تاریخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ بت شکنی کا واقعہ بابل میں پیش آیا۔ اور نمرود کا مناظرہ بھی اسی سرزمین میں ہوا۔ بتوں کی خدائی اور نمرود کی خدائی دونوں تقلید جامد کی پیداوار تھے۔ جو ایک محقق کی تنقید کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گئے۔ اور یہ تاریخی مناظرہ نمرود ایسے کند ذہن بادشاہ سے اس جگہ ہوا۔

ستاروں کی خدائی اور ان کے افول (غروب) کی بحث کلدانیوں کے ساتھ حران میں پیش آئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حکیمانہ گفتگو نے ان ہیکل پرست فلسفیوں کو خاموش اور دم بخود کر دیا۔ حضرت ابراہیم کی جرأت اور اس کے ساتھ صلح پسندانہ انداز گفتگو ہجرت اور ترک وطن میں یکساں اپنا کام کرتا رہا۔ حق و صداقت کی دلنواز آواز نے کہیں بھی مصلحت وقت کی آغوش میں پناہ نہیں لی۔ جو فرمانا تھا۔ صاف فرمایا۔ اور اس انداز سے فرمایا کہ اس کے خلاف کوئی اخلاقی اعتراض نہیں کیا جا سکا۔

ایسے ماحول میں رائے عامہ کی مخالفت کا تصور بھی مشکل تھا۔ مگر یہاں وہ سب کچھ علی الاعلان فرمایا گیا۔ جس کا سوچنا بھی شاید ناممکن ہوتا۔

برادر تواں گفت منبر نتواں گفت

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے رفقاء

حضرت ابراہیم ناحور اور ہاران سلوں سگے بھائی تھے۔ والد کا نام آزر تھا۔ جسے تاریخ اور پرانے صحیفوں میں تارخ کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ حضرت ابراہیم کے چچا کا نام بھی ہاران تھا۔ حضرت لوط اور حضرت سارہ ان کی اولاد تھے۔ حضرت ابراہیم کی شادی حضرت سارہ سے ہوئی اور ہاران حضرت ابراہیم کے بھائی اور چچا ہاران دونوں بابل ہی میں انتقال کر گئے۔

قوم کی مخالفت اور حالات کی ناسازگاری کی بنا پر تین مقدس افراد کا قافلہ ہجرت کے لیے تیار ہو گیا۔ یعنی حضرت ابراہیم حضرت سارہ اور حضرت لوط۔ غالباً اسی سفر میں مصر کے ظالم بادشاہ کی نظر بدلی۔ اس نے حضرت سارہ کی عصمت پر ہاتھ ڈالنا چاہا۔ مگر حضرت سارہ کی عصمت اور عفت سے وہ اس قدر مرعوب ہوا کہ اس کا ہاتھ ان کی طرف نہ بڑھ سکا۔ بلکہ شاہی خاندان کی ایک عصمت مآب لڑکی حضرت کے ساتھ بطور خادم بھیج دی اور حضرت ابراہیم پورے اعزاز کے ساتھ اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔

یہ قافلہ جو بڑی بے سرو سامانی کے ساتھ دین کی حفاظت کے سلسلہ میں گھر سے نکلا تھا۔ منزل بہ منزل بڑھتا گیا اور ارض مقدس میں اقامت پذیر ہو گیا۔ یہاں پہنچ کر اللہ تعالیٰ نے حضرت ہاجرہ کے بطن سے حضرت اسماعیلؑ عطا فرمائے اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام اسی سال کے قریب تھے۔ اور حضرت ابراہیمؑ حضرت ہاجرہ کو اپنی زوجیت کے لیے قبول فرما چکے تھے۔

یہاں پہنچ کر سفر کی صعوبتوں اور پے بہ پے آزمائشوں کے باوجود حضرت ابراہیمؑ اپنے مقصد کو نہیں بھولے، بلکہ آتے ہی دین کی تبلیغ و اشاعت کا کام پوری سرگرمی سے شروع فرما دیا۔

تبلیغی مراکز

یہاں پہنچ کر حضرت ابراہیم نے تین مراکز قائم فرمائے۔ سدوم کی بستیوں میں حضرت لوطؑ کو ٹھیرایا۔ حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیلؑ کو فاران کی پہاڑیوں میں ٹھہرنے کا حکم دیا۔ اور وقتاً فوقتاً ان کی خبرگیری فرماتے اور ہدایات دیتے رہے۔ بنو جرہم کی آمد سے یہ پہاڑیاں اور پُر رونق ہو گئیں۔ حضرت ہاجرہ جو تنہائی میں اپنا وقت گزار رہی تھیں ایک پُر رونق فضا محسوس فرمانے لگیں۔ حضرت اسماعیلؑ کی شادی بھی یہیں ہوئی۔ ذبح کا واقعہ یہیں پیش آیا۔ یہیں عربی زبان پروان چڑھی۔ جو بتدریج علمی اور عالمی زبان قرار پائی۔ آج تک یہ زبان دنیا میں اپنا مقام لئے ہوئے ہے۔

ارض مقدس فلسطین وغیرہ علاقوں میں حضرت ابراہیمؑ نے خود تبلیغ اور اشاعت دین کا آغاز فرمایا۔ اس مرکز میں حضرت اسحاقؑ آپ کے معاون اور جانشین تھے۔ تمام انبیائے بنی اسرائیل کا تعلق اسی شجرہ طیبہ سے تھا۔

کانت بنو اسرائیل تسوسهم الانبیاء کلما هلك نبی خلفه نبیٌ (مسلم)

بنی اسرائیل کی سیاسی سرپرستی اور دینی سرپرستی دونوں انبیاء کے سپرد تھیں۔ ان میں یکے بعد دیگرے نبی آتے رہے۔

قرآن عزیز نے ان کامیابیوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ایک اور اعزاز کا بھی ذکر فرمایا۔

وجعلنا فی ذُرِّیَّتِهِ النبوة والکتاب

ہم نے حضرت ابراہیم ہی کی اولاد میں نبوۃ اور کتاب کو محصور کر دیا۔

حضرت ابراہیم کے بعد کوئی نبی کسی دوسرے سلسلہ نسب سے نہیں ہوا۔ ابن کثیر فرماتے ہیں۔

وجعل فی ذُرِّیَّتِهِ النبوة والکتاب فکل نبی بعث بعده فهو من ذریته وکل کتاب نزل من السماء علی نبی من الانبیاء من بعده فعلی احد نسله و عقبه خلعة من الله و کرامة له حین ترك بلاده واهله واقرباءه و هاجر الی بلد یتمکن فیها من عبادة ربه عزوجل۔ اھ (البدایہ والنہایہ ۱۷۳ جلد ۱)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد جو نبی مبعوث ہوا اور جو کتاب اتری وہ حضرت ہی کی اولاد میں نازل ہوئی یہ وہ عزت و کرامت کا خلعت تھا جو ترک اقرباء اور اہل سے علیحدگی اور ہجرت کی بناء پر عطا فرمایا گیا۔ اور ہجرت سے حضرت ایسے مقام میں پہنچ گئے۔ جہاں وہ پورے اطمینان سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کر سکتے تھے۔

ابن کثیر نے یہ صراحت ابی بن کعب ابو العالیہ اور قتادہ وغیرہ سے نقل فرمائی ہے اور دراصل یہ قرآن حکیم ہی کا منشا ہے۔ فی ذریتہ ظرف کے تقدم سے حصر ظاہر ہے۔ اس لیے کسی ایسے بزرگ کو جس کا حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام سے نسبتاً تعلق نہ ہو نبوۃ کی غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے۔ قرآن عزیز کی یہ صراحت حضرت ابراہیمؑ کی اولاد کے لیے نبوۃ اور کتاب کو خاص فرما رہی ہے۔ اور واقعات بھی اس کے شاہد ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد جس قدر انبیاءؑ مبعوث ہوئے وہ یا بنو اسحاق سے تھے یا بنو اسماعیل سے اور اس میں لا ینال عهدی الظالمین کا اصل اپنی جگہ قائم رہا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کا معاملہ اپنی جگہ ایک معجزہ ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسحاق علیہ السلام کی بشارت دی گئی۔ تو حضرت سارہ بھی سن رہی تھیں آپ نے بڑے عجیب انداز سے فرمایا۔

أالد وانا عجوز وهذا بعلی شیخا۔

کیا عمر رسیدہ بڑھیا کے ہاں اولاد ہوگی اور میاں کا بھی یہ حال ہے کہ بڑھاپے کی سرحدوں کو عبور فرما رہے ہیں۔:

فرشتے نے بھی ایمان افروز جواب دیا۔

رحمة الله وبرکاته علیکم اهل البیت انه حمید مجید

اس گھر پر خدا تعالیٰ کی رحمت و برکت ہے وہ حمد و مجد کا سزاوار ہے۔ خداوندی رحمت کو عام مادی اسباب پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

یہ اعجاز یہیں ختم نہیں ہوا بلکہ اس کے بعد حضرت ابراہیمؑ نے دو شادیاں اور کیں۔ ان سے اللہ تعالیٰ نے کافی اولاد مرحمت فرمائی۔

ازواج	اولاد
ہاجرہ	اسماعیل علیہ السلام

بقیہ صفحہ ۴۴ پر

مسائلِ عیدالاضحیٰ

حافظ احمد اللہ
محدث دہلوی رح

مولانا حافظ احمد اللہ صاحب محدث دہلوی نوراللہ مرقدہٗ دہلی کے آخری دور کے بے مثل محدث تھے سالہا سال حدیث پڑھائی۔ آپ کے سینکڑوں تلامذہ اس وقت برصغیر میں مختلف مناصب پر اسلامی خدمت میں مصروف ہیں۔ آپ کا یہ تحقیقی مقالہ خوش قسمتی سے ہمیں مل گیا ہے۔ دعوت کے لیے زینت بن رہا ہے۔
ادارہ

عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت

ماہ ذی الحجہ مہینہ محرم بھی ہے۔ اور مہینہ حج بھی ہے دو قسم کا اس کی بزرگی ہے۔ اس کے دس دن اول بزرگی والے ہیں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے :-

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من ایام العمل الصالح فیہا احب الی اللہ عزوجل من ھذہٖ الایام یعنی العشر قالوا یارسول اللہ ولا الجہاد فی سبیل اللہ قال ولا الجہاد فی سبیل اللہ الا رجل خرج بنفسہٖ ومالہ ثم لم یرجع من ذالک بشیء (رواہ البخاری)

ابن عباس کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں زیادہ محبوب اللہ عزوجل کے نزدیک کسی دن میں نیک عمل کرنا۔ ان دنوں سے زیادہ۔ یعنی دس روز ذی الحجہ کے۔ لوگوں نے کہا یارسول اللہ کیا جہاد بھی نہیں اللہ کی راہ میں۔ آپ نے فرمایا نہ جہاد کرنا اللہ کی راہ میں۔ مگر وہ شخص مجاہد جو نکلا اپنے جان و مال سے پھر کچھ بھی واپس نہ ہوا۔ یعنی وہ مجاہد جو خود بھی شہید ہوا۔ گھوڑا وغیرہ بھی ہلاک ہوا۔ بے شک یہ مجاہد اور دنوں میں جہاد کرنے والا ذی الحجہ کے دنوں سے بھی بہتر ہے

حاصل یہ کہ ان دس دنوں میں روزہ رکھنا تلاوت قرآن کرنا نفل نمازادت دن میں پڑھنا سبحان اللہ لا الہ الا اللہ پڑھنا صدقہ خیرات کرنا لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور دنیاوی کے جہاد سے بھی زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ طبرانی کبیر میں سند جید سے حدیث آئی ہے۔ اس کے لفظ یہ ہیں۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من ایام اعظم عند اللہ ولا احب الی اللہ العمل فیہن من ایام العشر فاکثروا فیہن من التسبیح والتحمید والتہلیل والتکبیر۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ نہیں ہے کوئی عمل کرنا ایام میں زیادہ فضیلت والا اللہ کے نزدیک اور نہ زیادہ محبوب اللہ کے نزدیک عشرہ ذی الحجہ سے کثرت سے ان دنوں میں سبحان اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر کا ذکر کرو۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من ایام احب الی اللہ ان یتعبد لہ فیہا من عشر ذی الحجۃ یعدل صیام کل یوم منہا بصیام سنۃ و وقیام کل لیلۃ منہا بقیام لیلۃ القدر رواہ الترمذی وابن ماجۃ والبیہقی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں نہیں کوئی دن زیادہ محبوب کہ عبادت کی جائے (اللہ کے لیے) عشرہ ذی الحجہ سے۔ ہر ایک روزہ عشرہ ذی الحجہ کا ایک سال روزے کے برابر ہے۔ اور قیام کرنا۔ یعنی نفل تہجد پڑھنا ان راتوں میں شب قدر

میں قیام کے برابر ہے

ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی دن زیادہ بزرگی والا اللہ کے نزدیک اور نہ کوئی عمل کسی دن میں زیادہ محبوب اللہ عزوجل کے نزدیک ان دس دنوں سے کثرت سے پڑھو ان دنوں میں لا الہ الا اللہ اللہ اکبر اور ذکر اللہ ہر دن کا روزہ، ان میں برابر ایک سال روزے کے ہے اور نیک، عمل ان دنوں میں سات سو سے زیادہ بڑھایا جاتا ہے (ترغیب)

سعید بن جبیر تابعی عبادت نفل تہجد تسبیح تہلیل میں اس قدر کوشش کرتے تھے عشرہ ذی الحجہ میں کہ تکان سے کھڑے ہونے پر قدرت نہیں ہوتی تھی۔ حضرت انسؓ صحابی فرماتے ہیں۔ صحابہؓ خیال کرتے تھے۔ ہر دن ذی الحجہ کا ہزار دن کے برابر ہے اور عرفہ کا دن دس ہزار دن کے برابر ثواب فضیلت میں (بیہقی ترغیب)

حضرت حفصہؓ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ چار چیزیں نہیں چھوڑتے تھے۔ عاشورہ کا روزہ یعنی دسویں محرم۔ دس روزے ذی الحجہ کے اور تین روزے ہر مہینے میں اور دو رکعتیں صبح سے پہلے۔ یعنی فجر کی سنتیں (احمد نسائی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ روزہ عرفہ کے دن کا دو سال کے گناہ جھاڑ دیتا ہے، ایک سال گذرا ہوا اور ایک سال آنے والا۔ اور روزہ عاشورہ ایک سال گزرے ہوئے کا گناہ جھاڑ دیتا ہے، یعنی گناہ معاف ہو جاتا ہے۔ مسلم ابوداؤد، وغیرہ۔

کسی عذر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی عشرہ ذی الحجہ کا روزہ نہیں بھی رکھا۔ حضرت عائشہؓ سے اس کے متعلق حدیث صحیح مسلم میں وارد ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے حاجیوں کو منع فرمایا۔ جو عرفات میں موجود ہوں۔ دس روزہ ذالحجہ کے روزے اکثر کے اعتبار سے ورنہ عید کے دن روزہ رکھنا منع ہے۔ پانچ روز سال میں روزہ رکھنا منع ہے۔
ایک دن عید الفطر کا دوسرا دن عید قربانی اور تین دن ایام تشریق یعنی۔ گیارہویں۔ بارہویں۔ تیرھویں تاریخ تک عید قربانی کے بعد۔

پہلی تاریخ ذی الحجہ سے تیرھویں تاریخ تک تکبیرات کی کثرت ہو۔ نماز فرض کے بعد نفلوں کے بعد چلتے پھرتے گھروں بازاروں گلیوں، جنگلوں میں۔ حدیث مرفوع سے یہ بھی ثابت ہے۔ جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ یہاں تک کہ مسجدیں گلی کوچہ و بازار تکبیروں سے گونج جائیں۔ نویں تاریخ عرفہ کے دن نماز فجر سے تیرھویں تاریخ کی عصر تک تکبیر کہنے کی موقوف روایت عبداللہ بن مسعود سے آئی ہے۔ عبداللہ بن عمر صحابی اور ابوہریرہؓ صحابی۔ عشرہ ذی الحجہ میں بازاروں کی طرف جاتے تھے۔ تکبیریں کہتے تھے۔ اور ان کے ساتھ اور لوگ بھی تکبیر کہتے تھے۔ حضرت عمرؓ منیٰ میں اپنے خیمہ میں تکبیر کہتے تھے۔ ان کی تکبیر مسجد کے لوگ سنتے تھے۔ یعنی مسجد خیف میں۔ وہ لوگ تکبیر کہتے تھے۔ اور بازار والے تکبیر کی آواز بلند کرتے تھے۔ یہاں تک کہ منیٰ تکبیروں سے گونجتا تھا۔ عبداللہ بن عمرؓ تکبیر کہتے تھے منیٰ کے دنوں میں اور نمازوں کے بعد اور فرش اور بستر پر۔ اپنے خیمہ میں اپنی مجلس میں چلتے پھرتے ان دنوں میں یعنی دسویں گیارہویں بارہویں تیرھویں ذی الحجہ کو۔
حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی صاحبہ تکبیر کہتی تھیں قربانی کے دن۔ اور عورتیں تکبیریں کہتی تھیں مردوں کے ساتھ مسجد میں نماز کے بعد (بخاری)

حضرت سلمان فارسی صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ تکبیر کہو۔

اللہ أکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر کبیرا۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد۔ حضرت عمر و بن مسعود سے اس طرح ثابت ہے۔

دس دن حجامت نہ بنوائیں۔

پہلی تاریخ ذی الحجہ چاند دیکھنے کے بعد سے ناخن ترشوانا۔ زیر ناف کے بال لینا۔ لبوں کو ترشوانا۔ سر کے بال منڈانا یا ترشوانا بغل کے بال لینا تن کے بال لینا۔ ہر ایک ممنوع اور

نا جائز ہے۔ جو قربانی کا ارادہ رکھتا ہے۔ مرد ہوں۔ یا عورتیں۔

عن ام سلمہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر واراد بعضکم ان یضحی فلا یمس من شعرہ وبشرہ شیئاً وفی روایۃ فلا یاخذن شعراً ولا یقلمن ظفراً وفی روایۃ من رای ھلال ذی الحجہ واراد ان یضحی فلا یاخذن من شعرہ ولا من اظفارہ (رواہ مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جب عشرہ ذی الحجہ داخل ہو اور بعض تمہارا قربانی کا ارادہ رکھتا ہو۔ وہ نہ چھوئے اپنے بال اور بدن سے کوئی چیز۔ ایک حدیث میں ہے ہرگز نہ لیوے اپنے بال اور نہ ناخن ترشوائے اور ایک حدیث میں ہے۔ جو شخص چاند دیکھے ذی الحجہ کا اور قربانی کا ارادہ رکھتا ہے وہ نہ لیوے اپنے بال اور ناخن۔

جس کو قربانی میسر نہ ہو سکے۔

جس کو قربانی میسر نہیں۔ وہ بھی حجامت نہ کروائے اس کی اس بات سے اللہ پاک اس کو قربانی کا ثواب عنایت فرمادے گا۔ بعد قربانی کے حجامت کروائے۔

عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت بیوم الاضحیٰ جعلہ اللہ عید الھذہ الامۃ قال لہ رجل یا رسول اللہ ارایت ان لم اجد الا منیحۃ انثی افاضحی بھا قال لا ولکن خذ من شعرک واظفارک وتقص شاربک وتحلق عانتک فذلک تمام ضحیتک عند اللہ (رواہ ابوداؤد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قربانی کا دن اس امت کی عید اللہ نے کی ہے کہا ایک آدمی نے اگر قربانی مجھ کو نہ ملے ایک جانور دودھ والا عاریت کا لیے۔ اس کو قربانی کروں۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں۔ اپنے بال اور ناخن لیلے اور ترشوا اپنے لبوں کو زیر ناف کے بال لیلے تیری یہی پوری قربانی

قربانی کا حکم ہے

قربانی کرنا سنت موکدہ ہے۔ بعض علماء کے نزدیک واجب ہے۔ اگر قربانی نہ کرے گا۔ باوجود وسعت و فراخی کے گنہ گار ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی پر دوام کیا۔ دو جانور قربانی کرتے تھے۔ ایک اپنی طرف سے اور اہل وعیال کی طرف سے اور ایک جانور اپنی امت کی طرف سے جو قیامت تک مومن مرد اور مومنہ عورتیں ہونگے۔ اللہ کی وحدانیت اور رسول اللہ کی رسالت پر ایمان رکھتے ہونگے اور شرک سے پرہیز کرتے ہونگے۔

حدیث میں ہے :-

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وجد سعۃ لان یضحی فلم یضح فلا یحضر مصلانا۔ رواہ الحاکم مرفوعا ھکذا وصححہ موقوفا۔ (ترغیب)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو قربانی کرو۔ اور چاہتے رہو اللہ سے اس خون گرانے پر ثواب اس کا خون اگرچہ زمین پر گرتا ہے۔ بے شک وہ خون اللہ کی حفاظت میں واقع ہوتا ہے (طبرانی ترغیب)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کرنے کا حکم فرمایا۔ ضحّوا الخ۔ قرآن شریف میں بھی قربانی کو بصیغہ امر فرمایا

فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ۔ نماز پڑھو اپنے رب کی اے نبی علیہ السلام اور قربانی کرو۔

قربانی کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے قربانی کی خوشی نفس سے ثواب کے خیال سے ...... وہ قربانی پردہ ہو جائے گی آگ جہنم سے (طبرانی کبیر۔ ترغیب)

قربانی کے دن اللہ کے نزدیک قربانی سے بڑھ کر کسی اور نیکی نفلی کا ثواب نہیں۔

باقی صفحہ ۲۸ پر

نثارِ تو آل و مال و جاہم فدائے تو صد ہزار جانم

علیم ناصری

اسد آباد کی تباہی پر چند آنسو

یہ کن کی لاشیں تڑپ رہی ہیں یہ کن کا تازہ لہو رواں ہے
یہ کن کا ماتم لگی گلی ہے بکا و نالہ مکاں مکاں ہے
یہ ڈھیر ملبے کے ہنستی بستی عمارتوں کے پڑے ہیں کیسے
یہ کچلا پچکا بدن ہے کس کا کہاں ہیں بازو وہ سر کہاں ہے
حسین آنکھیں پھٹی پھٹی ہیں جواں بازو کٹے کٹے ہیں
سوادِ قریہ لہو لہو ہے فضا بھر سو دھواں دھواں ہے
اُداس معصوم اپنی ماؤں کی گود کو ڈھونڈتے ہیں ہر سُو
خموش آنکھوں سے ایک طوفان آنسوؤں کا رواں دواں ہے

یہ باپ کس کا لرزتے ہاتھوں سے اینٹ پتھر کریدتا ہے
ضعیف بیوہ کھنڈر میں جو جھانکتی ہے بتلاؤ کس کی ماں ہے
یہ آفتِ ناگہاں جو کابل سے اسد آباد پر گری ہے
خدائے واحد کے غازیوں کے شکیب و جراُت کا امتحاں ہے
جہادِ راہِ خدا میں آتے ہیں ایسے صبر آزما مراحل
کہ جن پہ مومن یہی کہیگا " رضائے مولائے کن فکاں ہے
الٰہی صبرِ جمیل خواہم تواں عطا کن کہ نا توانم
نثارِ تو آل و مال و جاہم فدائے تو صد ہزار جانم

کتبہٗ
سیف اللہ خالد اعوان

مسائلِ عید الاضحیٰ

عن عائشۃؓ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ما عمل ابن آدم من عمل یوم النحر احب الی اللہ من اهراق الدم یاتی یوم القیامۃ بقرونها و اشعارها و اظلافها وان الدم لیقع من اللہ بمکان قبل ان یقع بالارض فطیبوا بها نفسا رواہ الترمذی وابن ماجہ ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

نہیں عمل کرتا ابن آدم کوئی عمل دن قربانی کے کہ زیادہ محبوب ہو اللہ کے نزدیک خون بہانے سے بیشک قربانی آئے گی۔ (حضور راوی ہیں) قیامت کے دن اپنے سینگوں اور بالوں کھریوں کے ساتھ اور بیشک قربانی کا خون البتہ واقع ہوتا ہے۔ اللہ کے نزدیک مرتبہ قبولیت میں زمین پر گرنے سے پہلے خوش ہو جاؤں قربانیوں پر۔

زید بن ارقم صحابی کہتے ہیں۔ صحابہ نے رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے پوچھا۔ یہ قربانی کیا چیز ہے۔ آپ نے فرمایا یہ سنت ہے تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی۔ لوگوں نے کہا۔ ہمیں اس میں کیا ثواب ہے۔ آپ نے فرمایا ہر بال پشم کے بدلے میں ایک نیکی (مشکوٰۃ بحوالہ احمد و ابن ماجہ)

بعض روایتوں میں یہ بھی آیا ہے پل صراط کے اوپر یہ قربانیاں تمہارے لیے سواریاں ہیں۔

قربانی کا جانور عیب دار نہ ہو۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سینگ ٹوٹے ہوئے جانور سے ترمذی، حدیث صحیح ہے براء بن عازب صحابی فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ چار چیز قربانی میں جائز نہیں۔ اندھا جانور جس کا اندھا ہونا ظاہر ہے۔ جس جانور کی بیماری ظاہر ہے۔ اور جو جانور کھلا لنگڑا ہے۔ لاغر جانور بے مغز۔ (ترمذی) حدیث صحیح ہے

۔ عتبہ بن سلمی کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قربانی میں اس جانور سے جس کا

صفحہ ۲۵ سے آگے

کان اکھڑا ہوا ہے سوراخ تک۔ اور جس جانور کا سینگ ٹوٹا ہوا ہے جڑ تک اور وہ جانور جس کی آنکھ جاتی رہی اور وہ جانور جو چل نہیں سکتا۔ لاغری اور کمزوری کے سبب سے اور وہ جانور جو بے مغز ہے دبلا ٹوٹا ہوا ہے (احمد ابو داؤد)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ جانور کے آنکھ کان دیکھ لیں۔ نہ قربانی کریں اس جانور کی جس کا کان آگے سے یا پیچھے سے کٹا ہوا ہے۔ یا اس کے کان میں گول سوراخ ہے (ترمذی)۔ حدیث صحیح ہے۔

قربانی کا جانور بہتر ہونا چاہیے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہتر قربانی مینڈھے کی ہے (ابوداؤد)

ابو امامہ صحابی کہتے ہیں ہم لوگ قربانی کا جانور پال کے موٹا تازہ کرتے تھے۔ اور تمام مسلمان بھی اسی طرح کرتے تھے۔ سینگ والا جانور خوبصورت چت کبرا سفید وغیرہ قربانی میں بہتر جانور ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لا تذبحوا الا مسنۃ الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعۃ من الضان۔ رواہ مسلم وغیرہ۔ نہ ذبح کرو مگر مسنہ اور اگر دشوار ہو تم پر تو ذبح کرو دُنبہ یعنی ایک سال کا۔ مسنہ کے معنی میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں دو برس کا مراد ہے۔ بہرحال دانت ہونا چاہیے۔ اگر دو سال کا بکرا ہے بہت بہتر ہے۔ دُنبہ بھیڑ مینڈھا دو سال یا ایک سال کا ہونا چاہیے۔ اس سے کم کا ہو عذر کے وقت وہ بھی جائز ہے۔ جو بکری حاملہ ہوتی نہیں اس کی قربانی درست نہیں۔

قربانی کرنے کا بیان

دسویں تاریخ ذی الحجہ کو جب ایک نیزہ آفتاب طلوع ہو۔ اس وقت نماز عید پڑھنا مسنون ہے۔ یعنی اشراق کے

وقت مکان سے تکبیر کہتا ہوا بلند آواز سے عیدگاہ میں جائیں۔ برابر تکبیر کہتے ہوئے دوسرے راستہ سے گھر واپس آئیں۔ عورتوں کو عیدگاہ لے جانا سنت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں اور آپکے زمانہ کی مومنہ عورتیں صحابیات عیدگاہ میں نماز عید کے لیے جاتی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو عیدگاہ میں لے جانے کا حکم فرمایا۔ احادیث صحیحہ اس پر موجود ہیں۔ نماز عید کے بعد قربانی عیدگاہ میں کرنا سنت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید کی نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تھے۔ دو جانور۔ مینڈھا۔ دنبہ بکرا۔ بکری۔ آپ کے سامنے لایا جاتا۔ آپ قربانی کرتے۔ نماز عید کے قبل کچھ نہیں کھاتے تھے۔ قربانی کر کے قربانی کا گوشت کھاتے تھے۔

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یذبح و ینحر بالمصلی (رواہ البخاری) نبی صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کا جانور ذبح کرتے تھے اور نحر کرتے تھے عیدگاہ میں نحر کہتے ہیں قربانی کرنے کو۔

قربانی کا جانور قبلہ رخ لٹا کر اس دعا کو پڑھنا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے اور یہ دعا پڑھتے۔ ابوداؤد وغیرہ میں ہے۔

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّۃِ اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا وَّ مَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۔ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۔ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ۔ پھر بِسْمِ اللّٰہِ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر ذبح کرے۔ پھر اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ فُلَانٍ،

اے اللہ قبول کر فلاں کی جانب سے فلاں سے زبان سے کہے۔ خلوص نیت کے ساتھ۔

قربانی کرتے وقت اللہ کی طرف دل کو رجوع کرلے۔ محبت الٰہی میں رضاء الٰہی کے لیے قربانی کرے۔ مال حرام سے قربانی نہیں ہوتی۔ ریا کاری دکھلانے سنانے کی قربانی نہیں۔ قربانی کے گوشت سے اور اس کے چمڑے سے اُجرت قصاب دینا درست نہیں۔ قربانی کی کھال کو فروخت کرنا درست نہیں۔ قربانی کا چمڑا صدقہ کردیا جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چمڑا اور جھل صدقہ کر دیا تھا۔ (بخاری مسلم)

چمڑا اپنے استعمال میں لانے مصلیٰ بنالیوے۔ یا ڈول وغیرہ یہ بھی درست ہے۔ حدیث میں اس کی اجازت آئی ہے۔

ایک قربانی کے جانور میں کتنے شریک

گائے کی قربانی میں سات شریک ہو سکتے ہیں۔ اُونٹ میں دس آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔ (ترمذی) بکری میں گھر بھر شریک ہو سکتا ہے۔

عن عطا بن یسار قال سألت ابا ایوب الانصاریؓ کیف کانت الضحایا فیکم علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان الرجل فی عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم یضحی بالشاۃ عنہ و عن اھل بیتہ۔ فیاکلون ویطعمون حتی تباھی الناس فصار کما تری۔ رواہ ابن ماجۃ والترمذی وصححہ۔

عطاء کہتے ہیں۔ میں نے سوال کیا۔ ابوایوب انصاری سے کس طرح قربانی تم لوگوں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھی کہا۔ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک بکری اپنی طرف سے اور گھر والوں کی طرف سے کرتے اور کھاتے کھلاتے تھے یہاں تک کہ اب لوگ فخر کرنے لگے۔ جیسی کہ تم دیکھتے ہو۔ زیادہ قربانی کرلے۔ خالص نیت سے رضائے الٰہی میں بہت بہتر ہے حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو اونٹ قربانی کی۔ اور ایک گائے اپنی بیویوں کی طرف سے قربانی کی تھی (صحیح مسلم)

باقی صفحہ ۳۸ پر

(۱) روزنامہ "جنگ" راولپنڈی — ۲۲ اپریل ۱۹۹۱ء

کنڑ کے دارالحکومت پر سکڈ میزائلوں سے حملہ (۱۳۰) افراد ہلاک

کابل انتظامیہ کے چار میزائل اسد آباد کے مین بازار میں گرے اور تباہی مچادی، باجوڑ اور پشاور کے ہسپتال سینکڑوں زخمیوں سے بھر گئے۔ ایک سو لاشیں نکال لی گئیں۔ آزاد صوبہ میں تین دن تک سوگ منانے کا اعلان۔

پشاور (نمائندہ جنگ)

آزاد افغان صوبہ کنڑ کا دارالحکومت اسد آباد کابل حکومت کے سکڈ میزائلوں کے حملے سے کھنڈرات میں بدل گیا ہے۔ جہاں سینکڑوں افراد ہلاک وزخمی ہوگئے۔ جن میں اب تک ایک سو کے لگ بھگ لاشیں اور ایک سو زیادہ ملبے سے نکالے جاچکے ہیں۔ افغان اسلامک نیوز ایجنسی کے مطابق ۹۰ لاشیں اور ایک سو زخمی ملبے سے نکالے جاچکے ہیں۔ زخمیوں کو باجوڑ اور پشاور کے ہسپتالوں میں منتقل کردیا گیا ہے۔ ایجنسی کے مطابق کنڑ کی آزادی اور مقامی حکومت امارت اسلامی کے قیام کے بعد کنڑ پر کابل حکومت کا سکڈ میزائلوں سے یہ پہلا حملہ ہے کنڑ کی حکومت امارت اسلامی کے ایک اعلیٰ افسر حیات اللہ خان نے باجوڑ سے جنگ کو ٹیلی فون پر بتایا کہ حملے کی اطلاع ملتے ہی پشاور اور باجوڑ سے تقریباً دو سو چھوٹی بڑی گاڑیوں میں افغان مہاجرین امدادی کاموں اور زخمیوں کو نکالنے کے لئے صوبائی دارالحکومت جھپراتے پہنچ گئے۔ دعوت سرجیکل ہسپتال میں لائے جانے والے زخمیوں کے مطابق تقریباً چار کلو میٹر مربع علاقے میں واقع عمارتیں، مکانات اور دکانوں میں سے بیشتر تباہ ہوگئیں۔ جبکہ سکڈ میزائل گرنے کے بعد اسد آباد بازار میں واقع اسلحہ کی دکانوں میں موجود اسلحہ کافی دیر تک دھماکوں سے پھٹتا رہا۔ افغان اسلامک نیوز ایجنسی نے اپنے پریس ریلیز میں واضح طور پر یہ کہا ہے کہ کابل حکومت کے تین سکڈ میزائل اسد آباد بازار پر گرے ہیں۔ جس کے نتیجے میں بازار مکمل تباہ اور آس پاس کی بھی عمارتیں دھماکے کی شدت سے منہدم ہوگئیں۔ امارت اسلامی کے اعلیٰ افسر حیات اللہ خان کا کہنا ہے کہ کنڑ سے روسی تسلط ختم کرنے کے بعد کابل حکومت نے اقوام متحدہ کے ساتھ اسے امن زون قائم کرنے کا اعلان کیا تھا۔

ان سے وعدہ کیا تھا کہ امن زون میں آکر آباد ہونے والے مہاجرین پر حملے نہیں کئے جائیں گے۔ اب بے گناہ سول آبادی پر سکڈ میزائلوں سے حملہ کرکے اقوام متحدہ کے چارٹر کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ انہوں نے اقوام متحدہ سمیت عالمی اداروں سے اپیل کی کہ وہ کنڑ کے دارالحکومت اسد آباد پر کابل حکومت کے سکڈ میزائلوں کے حملے کا نوٹس لے۔ ادھر امارت اسلامی کے قائم مقام امیر نے اس بڑے سانحے پر تین دن تک سوگ منانے کا اعلان کیا ہے۔

(۲) روزنامہ "مشرق" پشاور ۲۲ر اپریل ۱۹۹۱ء

مجاہدین نے صوبہ کنڑ ڈھائی سال قبل آزاد کرایا تھا

انتخابات کے نتیجے میں مولوی جمیل الرحمٰن کی سربراہی میں حکومت قائم ہے۔

پشاور (سٹاف رپورٹر)

صوبہ کنڑ ڈھائی سال قبل آزاد ہوا تھا اور جہاں انتخابات میں تمام افغان تنظیموں نے حصہ لیا تھا۔ جس میں جماعت (الدعوت) کے امیر مولوی جمیل الرحمٰن کی سربراہی میں امارت اسلامی قائم ہوئی۔ کنڑ کی آزادی کے بعد وہاں پر اسلامی شرعی قوانین اور ایک صاف ستھرا اسلامی معاشرہ قائم ہے۔ اس صوبے کی آزادی کے بعد کابل حکومت کی طرف سے یہ پہلا سکڈ میزائل کا حملہ تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ بعض افغان راہنماؤں نے کہا ہے کہ صوبہ کنڑ پر کٹھ پتلی حکومت کا سکڈ میزائل کا حملہ خوست کی فتح کا بدلہ لینا تھا۔ کیونکہ خوست کے کابل حکومت سے چھنے جانے کے بعد کٹھ پتلی حکومت کی پوزیشن بہت کمزور ہو چکی ہے۔ ایک شدید زخمی سلطان ملک نے نمائندہ مشرق کو بتایا کہ دھماکہ سے قبل بازار میں بہت زیادہ رش تھا۔ کیونکہ بازار کا چوک بہت تنگ ہے لیکن گرد و نواح کے زیادہ تر لوگ ۵ بجے شام کو اس چوک میں آکر بیٹھتے تھے۔ اور آپس میں باتیں کیا کرتے تھے۔ اس دوران اچانک بازار پر سکڈ میزائل فائر کئے گئے۔ جس کے نتیجے میں پورا بازار ملبے کا ڈھیر بن گیا۔

۳۔ روزنامہ جنگ کراچی —— ۲۳ر اپریل ۱۹۹۱ء

کنڑ پر پھینکے جانے والے اسکڈ نہیں بیلاسٹک میزائل تھے

میزائل حال ہی میں روس نے کابل حکومت کو فراہم کئے تھے جس کا یہ پہلا تجربہ کنڑ میں کیا گیا

کنڑ (سلطان صدیقی — نمائندہ خصوصی)

کابل حکومت نے روس سے ملنے والے جدید ترین بیلاسٹک میزائلوں کا پہلا تجربہ کر کے آزاد افغان صوبے کنڑ کے دارالحکومت اسد آباد میں قیامت صغریٰ برپا کر دی۔ پشاور سے صحافیوں کا ایک وفد جب ۴۸ گھنٹے بعد اسد آباد پہنچا۔ تو مین بازار کے مین چوک میں سینکڑوں جلی ہوئی دکانوں سے دھواں اٹھتا دکھائی دے رہا تھا جبکہ فضا میں جلے ہوئے انسانی گوشت اور ہڈیوں کی بو پھیلی ہوئی تھی اور کئی مقامات پر جلنے والے افراد کی ہڈیاں پڑی تھیں۔ عینی شاہدوں کے مطابق فضا میں طیاروں کی طرح میزائل آئے اور مین چوک میں **دعوت** نامی ہوٹل کی تین منزلہ عمارت سے ٹکرا کر زبردست دھماکے سے پھٹ گئے۔ اس عمارت سمیت آس پاس کی عمارتوں کے ملبے سے جاں بحق ہونے والے افراد کی لاشیں نکالی جا رہی ہیں پہلے خیال تھا کہ کابل حکومت نے اسکڈ میزائل استعمال کئے ہیں۔ لیکن عسکری ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ اسکڈ میزائل نہیں تھے۔ بلکہ حال میں کابل حکومت کو روس سے ملنے والے جدید بیلاسٹک تھے۔ دھماکے سے ۸ سو مربع میٹر علاقے پر واقع چوک کے چاروں طرف واقع تمام دکانیں تباہ ہو گئیں۔ بلکہ چوک کے وسط میں امارت اسلامی ٹریفک پولیس کے لیے قائم چوکی بھی منہدم اور اس میں کمانڈر عارف سمیت ۲ پولیس اہلکار بھی جان بحق ہو گئے۔

۴۔ روزنامہ مشرق پشاور ۲۳ر اپریل ۱۹۹۱ء

شہری آبادی پر حملہ اقوام متحدہ کے چارٹر کی خلاف ورزی

کابل انتظامیہ خوست پر مجاہدین کے قبضے سے بوکھلا گئی ہے امارت اسلامی کے حکام کی پریس کانفرنس

پشاور (سٹاف رپورٹر)

افغان کے آزاد صوبہ کنڑ امارت اسلامی کے وزارت داخلہ امور کے انچارج حاجی محمد روزی اور سیکرٹریٹ کے انچارج استاد شہید اللہ نے کنڑ کے صدر مقام میں شہری آبادی پر بیلاسٹک میزائلوں کے حملے کو کابل انتظامیہ کا وحشیانہ اور شرمناک فعل قرار دیتے ہوئے کہا کہ افغان کٹھ پتلی حکومت خوست میں مجاہدین

کی کامیابی اور کابل پر منظم حملے کے پروگرام سے بوکھلا
گئی ہے۔ جس کے بعد انتقامی کارروائی کے طور پر یہاں
میزائلوں سے حملہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجاہدین
اس طرح کے حملوں سے کبھی خوفزدہ نہیں ہوتے۔
اور ہر حملے کا بھرپور انداز میں جواب دینے کی صلاحیت
رکھتے ہیں۔ انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ شہید ہونے
والوں کا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔ اور اس کا بدلہ
ضرور لیا جائے گا۔ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے
انہوں نے کہا کنڑ امارتِ اسلامی نے کچھ عرصہ قبل فیصلہ
کیا تھا کہ وہ عید کے فوراً بعد مجاہدین کے ہمراہ ننگرہار لغمان
میں کابل انتظامیہ سے جہاد کریں گے اور کابل پر مشترکہ
حملے میں حصہ لیں گے اس مقصد کے لیے گزشتہ روز
مجاہدین کنڑ میں اکٹھا ہونا شروع ہو گئے۔ جس کے بعد کابل
حکومت نے ان کے پروگرام میں رکاوٹ ڈالنے اور اپنی
طاقت کا مظاہرہ کرنے کے لئے یہاں میزائلوں سے
حملہ کیا ہے۔ انہوں نے اس بات کی وضاحت کی کہ ۲۰ر
اپریل کو ہونے والے دھماکہ میں اسلحہ کی جو دکانیں تباہ
ہوئی ہیں۔ وہ عام شہری تاجروں کی دکانیں تھیں۔
جبکہ اسلحہ کے ڈپو اپنی جگہ محفوظ ہیں۔ انہوں نے بتایا
کہ اس سانحہ میں مجموعی طور پر ۳۱۵ ملین روپے کا نقصان
ہوا ہے۔ جبکہ ۱۳۰ دکانیں چار اسلحہ کی دکانیں۔ تین دواخانے
چار ہوٹل، تین تیل کے ڈپو۔ دو مستری خانے ایک
یتیم خانہ کی عمارت اور پولٹری فارم مکمل طور پر تباہ ہو
گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس سانحہ میں تین سو سے
زائد افراد جنہیں تقریباً سو کے لگ بھگ مسافر شامل
ہیں ہلاک ہو گئے ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں
نے بتایا کہ اسعد آباد پر داغے جانے والے میزائل اسکڈ
نہیں۔ بلکہ جدید ترین میزائل تھے۔ انہوں نے کہا کہ کابل
حکومت نے آزاد علاقوں اور شہری آبادی پر حملہ کر کے اقوام
متحدہ کے چارٹر کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس لئے وہ عنقریب
اقوام متحدہ کو تحریری درخواست دیں گے تاکہ کابل انتظامیہ
کے خلاف کارروائی کی جائے اور آئندہ اس کی روک تھام
کی جائے۔ انہوں نے تمام مسلم ممالک کے علاوہ انسانی ہمدردی
کے نام پر تمام ممالک سے اپیل کی کہ وہ متاثرین کی امداد کریں۔

(۵) روزنامہ "جہاد" پشاور ۲۲ر اپریل ۱۹۹۱ء

افغانستان کے آزاد صوبہ کنڑ میں مجاہدین نے پوست کی کھڑی فصل تباہ کر دی

مجاہدین کی انتظامیہ نے خلیل خان زمیندار کو عدالت
میں پیش ہونے کا نوٹس جاری کر دیا۔

لندن (افرانس / افغان)
صوبہ کنڑ میں افغانستان مجاہدین کی انتظامیہ امارت اسلامیہ
نے پوست کی کھڑی فصل تباہ کرنے کا اپریشن شروع کر دیا ہے۔
ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کے مطابق چھ ہفتے پیشتر
صوبہ کنڑ میں مجاہدین کی مقامی انتظامیہ جو امارت اسلامی
کہلاتی ہے پوست کی فصل تلف کرنے کا حکم دیا تھا۔ جس پر بیشتر کاشت
کاروں نے رضاکارانہ طور عمل کیا عید کے فوراً بعد مجاہدین کی انتظامیہ نے اوس
والی خاص کنڑ کے علاقہ میں خلیل خان نامی زمیندار کی اسی
جریب (چالیس ہیکٹر) زمین پر پوست کی فصل کھڑی پائی
جسے امارت کے دستوں نے کاٹ ڈالنے کے بعد جلا ڈالا
خلیل خان پر مقدمہ قائم کر دیا گیا ہے۔ اور اسے صوبائی
دارالحکومت اسعد آباد کی عدالت عالیہ میں حاضر ہونے کا
نوٹس جاری کر دیا گیا ہے۔ دریں اثنا امارت اسلامی
کے دستے صوبے کی دیگر پہاڑی وادیوں میں پوست کی فصل
کو تلف کرنے کے لیے روانہ ہو چکے ہیں۔

(۶) روزنامہ جنگ راولپنڈی ۲۴ر اپریل ۱۹۹۱ء

افغان میزائلوں میں بیہوشی طاری کرنے والا مادہ بھی شامل تھا

میزائلوں کے پھٹتے ہی زوردار ہوا چلی اور لوگ اعصابی
کمزوری کا شکار ہو کر بے حس ہو گئے کمانڈر عبدالرؤف

پشاور (نمائندہ جنگ)
کابل حکومت کی طرف سے آزاد صوبہ کنڑ کے باشندوں

کے خلاف استعمال کیے گئے میزائلوں میں آگ لگانے اور تباہی پھیلانے والے مادے کے ساتھ ساتھ اعصاب کمزور کرنے اور بے ہوشی لانے والا مادہ بھی شامل تھا۔ اس بات کا انکشاف کنڑ میں امارتِ اسلامی کے عمومی کمانڈر ملا عبدالرؤف نے جنگ سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ وہ منگل کی دوپہر اسد آباد سے پشاور پہنچے انہوں نے بتایا کہ یہ گائیڈڈ سسٹم کے جدید ترین میزائل تھے جن پر اسد آباد کے اطراف میں واقع پہاڑی چوٹیوں پر قائم اینٹی ایئرکرافٹ گنوں کے مورچوں میں موجود مجاہدین کے طیارے سمجھتے ہوئے ان پر فائرنگ کی۔ انہوں نے ان مورچوں کے مجاہدین کے حوالے سے بتایا کہ بازار پہنچ کر ان کا رُخ زمین کی طرف مڑا اور عمارت سے ٹکرا کر زوردار دھماکوں سے پھٹ پڑے۔ ملا رؤف کا کہنا ہے کہ ان میزائلوں کے پھٹتے ہی زوردار ہوا اطراف میں پھیل گئی۔ اور آس پاس کی عمارتوں اور دکانوں میں موجود لوگ اعصابی کمزوری کا شکار ہو گئے۔ جس کی وجہ سے وہ آگ لگنے کے بعد اپنی اپنی دکانوں سے بھاگ بھی نہ سکے۔ اور یوں جل کر راکھ ہو گئے

انہوں نے بتایا کہ ان میزائلوں میں آگ لگانے اور بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والا مادہ بھی بھاری مقدار میں موجود تھا۔ ادھر عسکری امور کے ماہرین نے جنگ کو بتایا ہے کہ اسد آباد پر چلائے جانے والے میزائل جدید ترین بیلاسٹک میزائل تھے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ روس نے حال ہی میں کابل حکومت کو جدید ترین اسلحہ فراہم کیا ہے جس میں خیال ہے کہ سکڈ سی سکڈ ڈی اور بیلاسٹک میزائل شامل ہیں۔ جن کا یہ پہلا تجربہ کیا گیا ہے۔

(۲۷) روزنامہ "جنگ" راولپنڈی ۲۵ اپریل ۱۹۹۱ء

سانحہ اسد آباد کے شہداء کے لیے قرآن خوانی شہید ہونے والوں کے بارے میں تفصیلات جمع کرنے کے لئے کمیٹیوں کا قیام

پشاور (نمائندہ جنگ)

آزاد افغان صوبہ کنڑ کے دارالحکومت اسد آباد کی مرکزی جامع مسجد میں بدھ کے روز سانحہ اسد آباد کے شہداء کی مغفرت کے لیے اجتماعی قرآن خوانی اور فاتحہ خوانی ہوئی۔ کنڑ کی انتظامیہ امارت اسلامی کے ترجمان حبیب اللہ خان کے مطابق اس موقع پر امارت اسلامی کے داخلہ امور کے انچارج حاجی محمد روزی خان اور سیکرٹریٹ کے انچارج شہید اللہ موجود رہے۔ جہاں مختلف پارٹیوں سے تعلق رکھنے والے افغان مجاہدین نے فاتحہ پڑھی۔ پشاور میں فاتحہ خوانی کی تقریب ہفتے کے روز ہوگی۔ ادھر کابل حکومت کے چلائے گئے جدید ترین میزائلوں سے منہدم ہونے والی عمارتوں کا ملبہ ہٹانے کا کام بدھ کے روز بھی جاری رہا تاہم بدھ کو کوئی لاش ملبے سے نہیں نکلی۔ امارتِ اسلامیہ صوبہ کنڑ افغانستان کے پشاور میں سرکاری نمائندے مولوی گلاب جان کے مطابق شہداء اور زخمیوں کی مکمل تفصیلات جمع کرنے کے لیے کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں۔ تاکہ امارات کی طرف سے متاثرین کے ساتھ مالی امداد کی جائے۔ "جنگ" سے باتیں کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ امارتِ اسلامی کے سربراہ نے جو آج کل سعودی عرب کے دورے پر ہیں۔ اس سانحہ پر کابل حکومت کی شدید مذمت کی ہے اور اس سانحہ سے متعلق تمام تفصیلات مانگی ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے زخمیوں کے ساتھ بطور خاص فوری امداد کی ہدایت بھی کی ہے۔

---

(۲۸) روزنامہ جنگ راولپنڈی ۲۸ اپریل ۱۹۹۱ء

اسد آباد پر گرائے جانے والے میزائل روسی ماہرین نے چلائے تھے

پشاور۔ (نمائندہ جنگ)

باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کابل حکومت نے ۲۰ ر

اپریل کو اسد آباد پر شمالی افغانستان کے اہم شہر مزار شریف کے لانچنگ پیڈ سے بیلاسٹک میزائل پھینکے تھے۔ دار الحکومت کابل کے باخبر ذرائع نے ہفتہ کے روز پشاور میں نمائندہ جنگ سلطان صدیق کو بتایا کہ یہ میزائل روسی ماہرین نے خود چلائے اور اس میں روایتی اسلحہ سے ہٹ کر بھی مواد شامل تھا۔ جس کی وجہ سے وسیع پیمانے پر جانی و مالی نقصان ہوا۔ یاد رہے کہ میزائلوں کے اس حملے میں اسد آباد بازار میں سینکڑوں باشندے شہید اس سے زیادہ زخمی اور سینکڑوں دکانیں و عمارتیں تباہ ہو گئیں۔

۹۔ روزنامہ جنگ راولپنڈی ۲۹ اپریل ۹۱ء

کابل انتظامیہ کو شہری آبادی پر حملوں سے باز رکھا جائے

امارت اسلامی کا اقوام متحدہ کے نام احتجاجی مراسلہ

پشاور- (نمائندہ جنگ) اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سٹر کوئیار کے نام کنڑ صوبے کی انتظامیہ امارت اسلامی کے سربراہ مولوی جمیل الرحمن کی طرف سے ایک احتجاجی مراسلہ اتوار کے روز مولوی صاحب کے معاون خصوصی مولوی گل آغا نے اقوام متحدہ کے نمائندے کو اسلام آباد میں حوالے کر دیا۔ تین صفحوں پر مشتمل طویل مراسلے میں کنڑ کی آزادی انتخابات کے نتیجے میں امارت اسلامی کے قیام، تجارت، زراعت نیز انتظامیہ کی طرف سے صوبے میں امن و امان کے قیام وغیرہ کا جائزہ لیا گیا ہے۔ شہری آبادی پر روس کے تعاون و امداد سے قائم کٹھ پتلی کابل حکومت کے سکڈ اور بیلاسٹک میزائلوں کے حملے کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے کہا گیا ہے۔ کہ یہ اقوام متحدہ کے چارٹر کی سراسر خلاف ورزی ہے تین صفحوں کے خط کے ساتھ ایک صفحے میں میزائلوں کے حملے سے ہونے والے مجموعی جانی و مالی نقصانات کی تفصیل الگ دی گئی ہے۔

هفت روزه

الاعتصام

افغانستان کا صوبہ کنڑ چند سال سے کابل کی کمیونسٹ حکومت سے آزاد کروایا جا چکا ہے۔ اور اس صوبے کی امارت مولانا شیخ جمیل الرحمان حفظہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اسد آباد اس صوبے کا دار الحکومت ہے اور یہاں قرآن و سنت پر مبنی نظام حکومت قائم کیا جا چکا ہے۔ شیخ صاحب موصوف کی قیادت میں جو جہاد کیا جا رہا ہے۔ اس کی بے شمار کامرانیوں میں اہم کامیابی صوبہ کنڑ میں امارت اسلامی کا قیام ہے۔ جہاں سے کابل حکومت بزدل افواج دم دبا کر بھاگ گئی تھیں۔ مجاہدین کی یہ فتح مستقبل کی بہت سی فتوحات کا پیش خیمہ ہے۔ جن کو روکنے کے لیے کابل انتظامیہ نے ۲۰ اپریل کی شام کو اسد آباد پر تین سکڈ میزائل گرائے۔ جن میں سے دو اسد آباد شہر کی آبادی پر گرے اور تیسرا اس کے مضافات میں گرا۔ ان میزائلوں کے گرتے ہی پوری آبادی ہیبت خیز زلزلے سے کانپ اٹھی۔ بے شمار عمارتیں روئی کے گالوں کی طرح اڑ گئیں۔ اور ہر طرف آگ کے شعلے بھڑک اٹھے۔ اس تباہ کن حملے کے نتیجے میں کم و بیش پانچ سو جانیں تلف ہوئیں اور اس سے کہیں زیادہ لوگ زخمی ہو گئے۔ اگرچہ مقامی حکومت اور عوام میں ہیجانی کیفیت طاری ہو گئی تھی۔ مگر ضروری بھاگ دوڑ فوراً شروع کر دی گئی۔ بے شمار لاشیں ملبے سے نکال کر دفن کر دی گئیں۔ اور زخمیوں کو قریبی ہسپتالوں میں مرہم پٹی کے بعد پشاور کے ہسپتالوں میں منتقل کر دیا گیا۔ جہاں ان میں سے اکثر موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

افغانستان میں مجاہدین کے ہاتھوں روس کی شکست اور پسپائی کے بعد کابل انتظامیہ تنہا رہ گئی ہے اور اب وہ مجاہدین کی مسلسل یلغار کا مقابلہ شاید نہ کر سکے۔ البتہ

وہ انہیں مختلف مواقع پر دہشت زدہ اور خوف زدہ کرنے کے لئے ایسے ہتھکنڈے استعمال کرنا چاہتی ہے۔ جس سے مجاہدین کی یلغار رک جائے یا وہ اس کے ساتھ کوئی باہمی معاہدہ کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ مگر اس خدا ناشناس حکومت کو شاید اب تک اندازہ نہیں ہو سکا کہ اللہ کے نام پر لڑنے والے اپنی جان و مال کی پروا نہیں کیا کرتے کیونکہ ان کے سامنے صرف ایک ہی مقصد ہوتا ہے۔ اور وہ ہے شہادت فی سبیل اللہ یا اللہ کے قانون کے نفاذ کے لیے بالادستی حاصل کرنا۔ سکڈ میزائلوں کے ان حملوں میں اسد آباد کی سرکاری رپورٹ کے مطابق اکثر عمارتیں راکھ کا ڈھیر بن گئی ہیں۔ جن میں حکومتی دفاتر، رہائشی مکانات، ہوٹل، کاروباری مراکز، بازار اور دکانیں، ورکشاپیں، تجارتی اداروں کے مراکز، اسلحہ خانے، دوا خانے، جانوروں کے باڑے، تعلیمی ادارے اور نہ جانے کیا کیا شامل ہے۔

اسد آباد کی مرکزی حکومت نے اپنے عوام کو قرآنی آیات یاد دلاتے ہوئے تلقین کی ہے کہ ان کو جان و مال کھیت باغات اور دیگر نقصانات سے آزمایا جائے گا۔ اس لئے انہیں صبر و استقامت سے اس صدمے کو برداشت کرنا چاہیے۔ اور اپنی منزل کی طرف اسی جذبے سے گامزن رہنا چاہیے۔ جس نے کابل کی کافر حکومت پر ان کا خوف طاری کر رکھا ہے۔ اور وہ ایسے بزدلانہ ہتھکنڈوں پر اتر آئی ہے۔

ہم اس حادثے میں جاں بحق ہونے والوں کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور ان کے لواحقین اور حکومتِ اسد آباد کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ نیز حکومتِ پاکستان سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ خود بھی اس نقصان کی حتی الامکان تلافی کی کوشش کرے اور بین الاقوامی امدادی اداروں کو بھی ان کی فوری امداد کی طرف توجہ دلائے جو وقت کا تقاضا اور صوبہ کنڑ کی حکومت کی شدید ضرورت ہے۔

روسی سکڈ میزائل صفحہ ۹ سے آگے

س: اس واقعے پر مجاہدین کا ردِ عمل کیا ہے؟

ج: مجاہدین اس واقعے کا انتقام لیں گے اور کابل و جلال آباد پر کٹھ پتلی حکومت کے خلاف شدید حملے کریں گے۔ مجاہدین مسخ شدہ جلی ہوئی لاشیں بھول نہیں سکتے وہ ضرور اس کا بدلہ لیں گے۔ امارت کے راہنما اس سلسلے میں پہلے ہی اعلان کر چکے ہیں۔ انشاء اللہ جلد ہی امارتِ اسلامی کی ملٹری کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوگا اور اس میں انتقامی کارروائیوں کے حوالے سے جوابی حملوں کے پروگراموں کو آخری شکل دی جائے گی۔ دوسرے افغان راہنماؤں نے بھی کھل کر اعلان کیا ہے کہ ہم اس کا انتقام لیں گے۔

س: کیا اتنے بڑے سانحے کے بعد مجاہدین کے حوصلے اتنے بلند ہوں گے کہ فوری طور پر بڑے حملے کر سکیں؟

ج۔ مجاہدین کے حوصلے بلند ہیں۔ وہ شہادتوں کے عادی ہیں۔ گزشتہ تیرہ سال سے مسلسل جہاد میں مصروف ہیں۔ اسی صوبہ کنڑ میں ۲۰ اپریل ۱۹۷۸ء کو اسد آباد کے قریب کرالہ گاؤں کے گیارہ سو افراد کو ترہ کئی کی حکومت نے ایک ساتھ اجتماعی طور پر زندہ درگور کیا تھا۔ اس واقعے سے بھی یہاں کے باشندوں کے حوصلے بڑھے تھے۔ اور انہوں نے اپنی مسلح جدوجہد مزید تیز کر دی تھی۔ اسی طرح اب بھی اس واقعے سے مجاہدین کے عزم اور حوصلوں میں کمی نہیں آئے گی۔

س: پچھلے مہینے امارتِ اسلامی سے تعلق رکھنے والے مختلف اداروں کے تمام دفاتر پشاور اور پاکستان کے دوسرے علاقوں سے کنڑ منتقل کر دیئے گئے تھے۔ اب اس سانحے کے بعد بھی یہ دفاتر وہاں رہیں گے۔ یا پھر اسد آباد سے کہیں اور منتقل ہوں گے؟

ج۔ جو دفاتر اسد آباد منتقل کر دیئے گئے ہیں وہ بدستور وہاں رہیں گے۔ البتہ پشاور میں نمائندگی دفاتر حسبِ حال کام کریں گے۔

بشکریہ ہفت روزہ تکبیر کراچی رپورٹ سلطان صدیقی

سانحۂ اسد آباد پر

تعزیتی پیغامات

امارت اسلامی آزاد خطہ کنڑ ہا کے سیکرٹریٹ سے جاری شدہ ایک اعلان میں اِن اداروں، شخصیات اور علماء کا شکریہ ادا کیا گیا ہے۔ جنہوں نے سانحہ اسد آباد پر امارت اسلامی کے امیر شیخ جمیل الرحمان سے دِلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا ہے۔

چونکہ اسد آباد میں جنگامی حالات کے پیش نظر فرداً فرداً شکریہ ادا کرنا ممکن نہیں۔ لہذا ذرائع ابلاغ کی وساطت سے ہم اپنے ان بہی خواہوں اور بھائیوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

اِس موقعہ پر ہمارے ساتھ جس اسلامی اخوت اور ہمدردی کا اظہار کیا گیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ دنیا کے مسلمانوں اور پاکستان کے انصار بھائیوں کی محبت اور شفقت سے حوصلہ پاکر دنیا کی سب بڑی الحادی قوت کے خلاف مصروف جہاد ہیں۔ اِس جانکاہ سانحہ کے موقعہ پر مسلمانوں کی رفاقت و ہمدردی سے مجاہدین کے حوصلوں کو تقویت ملی ہے۔

ہم دنیا کے مسلمانوں کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ آپ کے اظہار ہمدردی سے اور جہاد فی سبیل اللہ کی قرآنی بشارتوں پر کامل ایمان و یقین رکھنے سے کنڑ ہا کے عوام جملہ مصائب پر قابو پالیں گے۔ اور بہت جلد مجاہدین کے بڑھتے ہوئے قدم کابل شہر پر دستک دے کر نجیب کو دنیا کے سامنے بطور مجرم پیش کریں گے۔

سانحہ اسد آباد پر امارت اسلامی کے ساتھ تعزیت کرنے والوں کے نام حسب ذیل ہیں:۔

(۱) متحدہ جمعیت اہلحدیث پاکستان کے جنرل سیکرٹری پروفیسر ساجد میر صاحب۔ لاہور

(۲) سابق صوبائی وزیر اعلیٰ اور رکن سرحد اسمبلی جناب لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) فضل حق۔ و شاہ غازی مسلم دوست پشاور۔

(۳) امیر اسلامی اتحاد افغانستان جناب قاضی محمد امین (وقار)

(۴) فضیلۃ الشیخ احمد شاکر جنرل سیکرٹری دار الدعوۃ السلفیۃ۔ مع رفقائے متحدہ جمعیت۔ لاہور۔

(۵) متحدہ جمعیت اہلحدیث پاکستان کے چیف آرگنائزر فضیلۃ الشیخ میاں فضل حق صاحب۔ (لاہور)

(۶) ملی اسلامی محاذ تنظیم کے کارکن جناب جنرل رحمت اللہ (وحقانی)

(۷) جناب مولوی محمد طیب صاحب مع علماء مدرسہ (امیر اشاعۃ التوحید والسنۃ)

(۸) مولوی غلام محمد "غریب" کی سربراہی میں اہل مجاہدین (قندھار)

(۹) جناب عبداللہ اور فیضان اللہ۔ نمائندے جماعۃ الدعوۃ الی القرآن والسنۃ مدینۃ منورہ

(۱۰) جنوب عرب ان کے کمانڈروں کی ایک جماعت نے

کمانڈر علی محمد کی سربراہی میں۔
(۱۱) مسئول مرکز اسلامی امارات متحدہ امریکہ (نیویارک)
(۱۲) الشیخ عبداللہ المکاوی مسئول مجلہ ہجرت (ولایت متحدہ امریکہ) نیویارک)
(۱۳) محترم بھائی منور علی امیر جمعیۃ احیاء منہاج السنۃ۔ لندن۔ برطانیہ
(۱۴) یورپ انگلینڈ، آسٹریا اور جرمنی میں جماعت اسلامی کے کارکن۔
(۱۵) مسئول مرکز اسلامی ہالینڈ۔ عمادالدین بحری اسماعیل۔
(۱۶) الشیخ عبداللہ عبدالقیوم نمائندہ جماعت الدعوۃ الی القرآن والسنۃ فی مکۃ المکرمۃ۔
(۱۷) ولایت پروان کے کئی کمانڈر بزرگ جناب شیخ سید عمر کی سربراہی میں۔
(۱۸) ولایت لغمان کے کئی کمانڈر و علماء اور بزرگ لوگ جناب مولوی عبدالہادی کے سربراہی میں۔
(۱۹) الشیخ عبداللہ ناصر جنرل سیکرٹری متحدہ جمعیت اہلحدیث کراچی۔
(۲۰) محترم بھائی جناب چوہدری ظہور احمد فعال کارکن جمعیۃ اہلحدیث۔
(۲۱) الشیخ عبداللہ البرقاری مسئول مرکز اسلامی۔ کولمبیا امریکہ۔
(۲۲) جناب ڈاکٹر راشد رندھاوا۔ لاہور
(۲۳) ولایت قندوز کے علماء بزرگ اور کمانڈر۔ عبدالقدوس کی سربراہی میں۔
(۲۴) قبائلی بزرگ اور علماء مولوی احمد نور صاحب کے سربراہی میں۔
(۲۵) قاضی صاحب محمد معشوق
(۲۶) قاری شفیق الرحمان امیر تحریک مجاہدین اسلام پاکستان۔
(۲۷) پروفیسر محمد سعید لاہور
۲۸ محمد یوسف قریشی مظفرآباد (آزاد کشمیر) مسئول مرکز الدعوۃ اسلامی۔
(۲۹) الشیخ احمد زکی۔ لاہور۔
(۳۰) کشمیری مجاہدین کے بہت سے وفود۔
(۳۱) عربی مجاہدین کے مختلف وفود۔
(۳۲) خلیج کے مختلف ممالک سے ٹیلیفون کے ذریعے تعزیتی پیغامات۔
(۳۳) جامعہ کے طالب علموں کے مختلف وفود۔
(۳۴) فلسطینی مجاہدین اور طلباء کی بہت سے تنظیموں کے پیغام۔
(۳۵) مختلف مہاجر کیمپوں سے بہت سے وفود۔
(۳۶) ضلع دیر کے سربراہان اور علماء سید عبدالودود باچا کی سربراہی میں۔
(۳۷) ضلع سوات کے بزرگ لوگ اور علماء کرام جناب عبدالرحیم کے سربراہی میں۔
(۳۸) خٹک قوم کے بہت سے بزرگان اور علماء جناب حافظ عبدالقادر خٹک کے سربراہی میں۔
(۳۹) مولوی محمد شریف صاحب (باجوڑ)
(۴۰) مولوی محمد یونس صاحب (باجوڑ)
(۴۱) استاد عبدالرؤف صاحب (باجوڑ)
(۴۲) مولوی محمد طیب صاحب (باجوڑ)
(۴۳) مولوی نوراللہ صاحب (باجوڑ)
(۴۴) جناب سردار باچا اپنے وفد کے ہمراہ۔
(۴۵) محمود الحسن آفریدی ضلع کرک علماء کے ہمراہ
(۴۶) عبدالمہیمن خٹک صدر تحفظ امن کمیٹی اپنے تعزیتی وفد کے ساتھ۔
(۴۷) بدخشاں کے بہت سے علماء کرام اور بزرگان دین، مولوی عبداللہ صاحب کی سربراہی میں۔
(۴۸) رستم سے بہت سے علماء کرام اور بزرگان دین، مولوی عبدالسلام کی سربراہی میں۔
(۴۹) مسئول مرکز اسلامی کیلیفورنیا جناب پرویز کی ٹیلیفون کے ذریعے آپ نے تعزیتی پیغام بھیجا۔
(۵۰) جناب شیخ عبداللہ التمیمی نے واشنگٹن (امریکہ) سے

ٹیلیفون کے ذریعہ اظہار تعزیت کیا

(۵) ذاکراللہ نمائندہ تحریک مجاہدین اسلام۔ لاہور۔

سانحہ اسعد آباد پر تعاون

لجنۃ الاغاثۃ الخیریۃ للمہاجرین الافغان

(C.R.W) ایک فلاحی ادارہ ہے۔ جس نے سانحہ اسعد آباد پر بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ زخمیوں کو ہسپتال پہنچانے کے لیے ایمبولنس دن رات سرگرم رہیں اور موقعہ پر بہت سے زخمیوں کو ابتدائی طبی امداد بہم پہنچائی۔ اس ادارے کے تحت قائم دعوت ہسپتال پشاور کے طبی عملے نے نہایت ایثار کا مظاہرہ کیا۔ لوگ دن رات زخمیوں کے علاج معالجے میں مصروف رہے بعض زخمیوں کی نازک حالت کے پیش نظر انتہائی نگہداشت کا شعبہ بھی قائم کیا اور اب تک ہسپتال کا عملہ ایمرجنسی ڈیوٹی انجام دے رہا ہے۔

ادارے کے چیئرمین حاجی ولی اللہ غلام نے ان حضرات کا بطور خاص شکریہ ادا کیا۔ جن کی بروقت امداد سے زخمیوں کے علاج معالجے میں سہولت پیدا ہوئی۔ ان انصار بھائیوں کے نام تبرکاً شائع کئے جاتے ہیں۔ جنہوں نے سانحہ اسعد آباد پر ادارے کے ساتھ عملاً تعاون کیا۔

(۱) فضیلۃ الشیخ میاں فضل حق۔ امین العام متحدہ جمعیت اہلحدیث لاہور۔

(۲) ڈاکٹر راشد رندھاوا۔ لاہور

(۳) الشیخ عبداللہ ناصر۔ جنرل سیکرٹری جمعیت اہلحدیث کراچی۔

(۴) چوہدری ظہور احمد کراچی

(۵) جناب آفتاب فاروقی کراچی

جَزَاهُمُ اللهُ خَيْرَ الْجَزَاءِ

مسائل عیدالاضحیٰ بقیہ صفحہ ۲۷ سے آگے

ابو رافع صحابی فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قربانی کرتے تھے۔ دو سینڈھے موٹے تازے سفید یا چت کبرے خرید کرتے تھے۔ جب نماز عید پڑھتے تھے۔ خطبہ سناتے۔ ایک جانور آپ کے سامنے لایا جاتا تھا۔ اور آپ عیدگاہ ہی میں کھڑے ہوتے۔ اس کو ذبح کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے (یہ قربانی) میری اُمت کی طرف سے ہے۔ جن لوگوں نے اے اللہ تیرے ایک ہونے کی گواہی دی۔ شرک سے بچے۔ اور میرے رسول ہونے کی گواہی دی۔ پھر دوسرا جانور سامنے لایا جاتا۔ خود اس کو ذبح کرتے تھے۔ اور فرماتے۔ یہ محمد اور آل محمدؐ کی جانب سے ہے۔ پھر گوشت کھلاتے مسکینوں کو اور خود بھی کھاتے اور آل اولاد کو اپنی کھلاتے دونوں قربانیوں سے۔ مسند احمد حدیث حسن ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خصی کئے ہوئے دو جانور خرید کئے۔ ایک اپنی طرف سے اور آل اولاد کی طرف سے اور ایک اُمت کی جانب سے قربانی کی۔ (احمد ابوداؤد)

قربانی کے گوشت کے تین حصے کریں۔ ایک حصہ محتاجوں کو اور عزیز رشتہ دار دوست احباب کو کھلا دیں ایک حصہ خود کھائیں۔ ایک حصہ اگر ذخیرہ جمع کرنا چاہیں سکھا کر تو درست ہے۔

قربانی کے گوشت کے لیے آپ نے فرمایا۔

فَكُلُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَأَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا (احمد، مسلم)

کھاؤ جو کچھ چاہو۔ لوگوں کو کھلاؤ۔ ذخیرہ جمع کرو۔

دوسری حدیث میں ہے۔ کھاؤ۔ جو کچھ چاہو۔ گوشت فروخت نہ کرو۔ کھاؤ کھلاؤ اور صدقہ کرو۔ اس کے چمڑے سے فائدہ اُٹھاؤ۔ فروخت نہ کرو۔ (احمد)

مردے کی طرف سے قربانی کرنا چاہیے۔ حضرت علیؓ والی حدیث اوپر گذر چکی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور وصیت کی۔ کہ اے علی میری طرف سے قربانی کیا کرنا۔ رسول اللہ کے انتقال کے بعد برابر حضرت علیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی اُمت کی طرف سے قربانی کی۔

اسلام کے خلاف عیسائی اور کمیونسٹ حکومتوں کے اقدامات

وہ علاقے جن پر سرخ سامراج نے قبضہ کیا ہے۔ اس میں مسلمانوں کی کئی حکومتیں تھیں۔ جو عیسائیوں کی سازشوں کی وجہ سے مسلمانوں سے چھن گئیں۔ ایفان سوم نے مسلمانوں کے خلاف صلیبی جنگ کا اعلان کیا اور ماسکو دارالحکومت سے بتدریج یلغار کی ابتداء کی۔ پاپائے روم کی ہدایت پر یہ دہشت گردی شروع ہوئی تھی۔ بعد میں اس نے اپنے بیٹے ایفان چہارم کو وصیت کی کہ وہ پوپ کے منصوبے کو عملی جامہ پہنائے۔ ایفان چہارم ایک دہشت گرد تھا۔ اس نے اپنے حملوں کو تیز کر دیا اور سنہ ۹۶۰ھ میں روس کے اندر عظیم اسلامی مرکز "قازان" پر قبضہ کر کے اسے اپنی حکومت میں ضم کر لیا۔ اس سانحہ سے ساٹھ سال پہلے غرناطہ سپین پر عیسائیوں نے قبضہ کیا تھا وہ بھی عالم اسلام کے لیے ایک عظیم سانحہ تھا۔ "قازان" پورے علاقے میں اسلامی تہذیب کا عظیم مرکز تھا۔ اس کے بعد سنہ ۱۱۹۰ ہجری میں روسیوں نے برصغیر "قرم" کو مسلمانوں سے چھینا۔

اب بھی روس کے اندر، آزاد جمہوری ریاستوں اور ماسکو کے زیر نگین ریاستوں میں ماضی کی اسلامی یادگاریں موجود ہیں ان ریاستوں میں سے چند ایک یہ ہیں۔

۱۔ جمہوریہ باشکیریا

یہ آزاد روسی جمہوریہ ہے یہاں ترکی باشکیر نسل کے لوگ رہائش پذیر ہیں۔ یہاں سنہ ۱۳۲ھ کے لگ بھگ اسلام پھیل گیا تھا اور سارے باشکیر ترکی مشرف بہ اسلام ہوئے ان کی اکثریت احناف ہیں۔ باشکیری مسلمانوں نے اسلام کی دعوت یورپ اور ایشیا والوں کو دی کیونکہ یہ لوگ ایشیا اور یورپ کے درمیان رہتے ہیں۔ جمہوریہ باشکیریا کا رقبہ ایک لاکھ تینتالیس ہزار کلو میٹر ہے۔ آبادی پچاس لاکھ سے متجاوز ہے۔ ساٹھ فی صد باشندے مسلمان ہیں۔ علاقہ سرسبز و شاداب ہے۔ اس لیے روسی کمیونسٹ لوگ یہاں آباد ہونے لگے۔ جنہوں نے باشکیری قوم کو بہت ستایا۔ اور کئی خاندان باشکیریا سے ہجرت کر گئے۔ روسیوں نے یہاں کے مسلمانوں کو بہت ستایا۔ عیسائیت پر مجبور کیا۔ یہاں بڑے انقلابات برپا

ہوئے۔ زیادہ مشہور سنہ ۱۱۸۶ھ کا انقلاب ہے روسیوں نے یہ قانون بنایا کہ جو شخص کسی عیسائی کو مسلمان بنانے میں مدد کرے گا تو اسے دس سال بامشقت قید کی سزا دی جائے گی۔ ملکہ کیتھرائن دوم نے سنہ ۱۱۹۲ھ مطابق ۱۷۷۸ء کو عبادت کی آزادی پر پابندی لگا دی۔ باشکیری قوم نے اس کا سختی سے مقابلہ کیا اور انہوں نے دعوتِ اسلام کا مشن خفیہ طور پر جاری رکھا۔ بہت سے قبائل مشرف بہ اسلام ہوئے باشکیریا اسلامی جمہوریہ بنا۔ یہاں کا حکمران علم الدین الباشکیری، شام کے سلطان۔ قلاون کا نائب تھا۔ اور عثمانی خلافت کے ساتھ بھی ان کے تعلقات خوشگوار تھے۔

۱۳۳۸ھ مطابق ۱۹۱۹ء میں باشکیری قوم کو کمیونسٹوں سے واسطہ پڑا۔ جو اس قوم کے لیے نیا مشکل چیلنج تھا۔ کمیونسٹ روسیوں نے باشکیریا کی مساجد کو شہید کر دیا۔ اور ان کے اسلامی مدارس بند کر دیئے۔ اس کے نتیجے میں یہاں کے مسلمانوں نے "اوفا" کو اسلامی مرکز بنایا۔ جس میں سائبیریا اور روسی مسلمان ۱۹۴۳ء تک ایک مدرسے سے ملا کرتے تھے۔

۲۔ جمہوریہ تاتاریہ

یہ جمہوریہ باشکیریا کے مشرقی یورپی علاقے میں واقع ہے۔ اس کا رقبہ تقریباً ۶۸ ہزار کیلومیٹر ہے۔ آبادی چالیس لاکھ سے زائد ہے ۶۵ فی صد لوگ مسلمان ہیں جنہوں نے شمالی یورپ میں اسلام پھیلایا۔ یورپی روسی علاقے، فن لینڈ، پولینڈ وغیرہ میں اسلام پہنچایا۔

ایغان نے سنہ ۹۶۰ھ مطابق ۱۵۵۲ میلادی میں اس جمہوریہ پر دھاوا بول دیا۔ اور دارالخلافہ "قازان" کے باشندوں کو جلا وطن کر دیا۔ اور عیسائی روسیوں کو یہاں آباد کر دیا لیکن اس کے باوجود تاتاری مسلمان اپنے اسلامی عقیدے پر قائم رہے۔ "قازان" میں اسلامی یونیورسٹی تھی۔ بیسویں صدی کے اوائل میں یہاں سات ہزار طالب علم تھے۔ یہاں پر اسلامی کتابوں اور قرآن مجید چھپوانے کے لیے چھاپے خانے تھے اور اس کی اسلامی حیثیت دمشق، قاہرہ اور استنبول سے کم نہیں بلکہ زیادہ تھی۔ یہاں کے مسلمانوں نے بہت ہی مشکل حالات میں سائبیریا اور دیگر روسی علاقوں میں تبلیغ اسلام کا کام جاری رکھا۔ جس وقت روس نے قازان پر قبضہ کیا۔ یہاں کے مسلمانوں نے بہادری سے مقابلہ کیا۔ یہاں کے مسلمان باشندوں نے اپنے ان لیڈروں کو کبھی معاف نہیں کیا جنہوں نے روس سے تعاون کیا یہاں تک کہ سلطان علی اوغلی کو تہ تیغ کر ڈالا جس نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ روسی مسلمان اور کمیونسٹ دونوں حکومت میں برابر (مساوی) حیثیت کے لوگ ہوں گے۔ جمہوریہ تاتاریہ میں تیل کے ذخائر ہیں۔ اس علاقے کا جدید نام باکو ہے۔

۳۔ جمہوریہ چوفاش (چوفانیا)

یہ جمہوریہ تاتار کے مغرب میں

واقع ہے۔ یہاں کی آبادی پندرہ لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ چوتھی صدی ہجری میں بلغاریہ کے راستے یہاں اسلام پہنچا پھر تاتاری اور تاجر مسلمانوں نے یہاں دعوتِ اسلام کا کام سرانجام دیا۔

ایفان چہارم دہشت گرد نے اس جمہوریہ کو مسلمانوں سے چھینا۔ یہاں ۵۰ فی صد لوگ مسلمان ہیں۔

۴۔ جمہوریہ ادمورث

اس جمہوریہ کا رقبہ بیالیس ہزار ایک سو کلو میٹر ہے۔ باشکیری اور تاتاری مسلمانوں کی تبلیغ سے یہاں اسلام پھیلا۔ یہاں ساٹھ فی صد مسلمان آباد ہیں۔ روس نے اس جمہوریہ پر سنہ ۹۶۸ ہجری مطابق ۱۵۶۰ عیسوی میں قبضہ کیا۔ اور انہیں مسلمان پڑوسیوں سے دور رکھا۔ روس نے وہاں مساجد بنانے پر پابندی لگادی سنہ ۱۹۰۵ء میں مذہبی آزادی کا اعلان ہوا۔ تو اس اسلامی جمہوریہ میں مساجد نظر آئیں۔ پھر سنہ ۱۹۳۴ء میں کیمونسٹوں نے اسے کیمونسٹ جمہوریہ قرار دیا۔

۵۔ جمہوریہ موودوف

یہ جمہوریہ چوفاشش کے جنوب مغرب میں واقع ہے۔ اس کا کل رقبہ چھبیس ہزار دو سو کلو میٹر ہے۔ یہاں مسلمانوں کی آبادی پچپن فیصد ہے۔ یہاں اسلام بلغاریہ اور تاتاری مسلمانوں کی کاوشوں سے پھیلا روس اس علاقے کو ۹۶۰ ہجری / ۱۵۵۲ عیسوی میں زیرِ نگین لایا۔ روس نے ان کو عیسائی بنانے کی سرتوڑ کوشش کی۔ جس کے خلاف بڑے مظاہرے ہوئے۔ سنہ ۱۹۰۵ء میں ان لوگوں نے دوبارہ اپنے اسلام کا اعلان کیا۔ سنہ ۱۹۳۴ء میں یہ جمہوریہ قرار دیا گیا یہاں کے مسلمان روسی یورپی اسلامی تنظیم کے ماتحت ہیں۔

۶۔ جمہوریہ ماری

یہ جمہوریہ چوفاشش اور جمہوریہ تاتاریہ کے شمال میں واقع ہے۔ اس کا رقبہ ۲۳,۸۰۰ کلو میٹر ہے ساٹھ فی صد آبادی مسلمانوں کی ہے۔ یہاں باشکیری ترکوں اور تاتاری مسلمانوں کی دعوت سے اسلام پھیلا روس نے ۹۶۰ھ ۱۵۵۲ء میں اس علاقے پر قبضہ کیا کیمونزم کے سایہ میں یہاں سنہ ۱۹۶۳ء میں جمہوریہ کا اعلان ہوا۔

۷۔ جمہوریہ چکالوف (اورنبرگ)

یہ دریائے آرال کے دہانے پر واقع ہے۔ اس کا رقبہ ۸۵ ہزار کلو میٹر ہے۔ اسلام یہاں قوزاقی اور تاتاری مسلمان تاجروں اور داعیوں کی کوششوں سے آیا "اورنبرگ" کا شہر اب بھی ماضی کی اسلامی جھلک پیش کرتا ہے۔ یہ ایک صنعتی شہر ہے۔ تاریخی اور دینی کتابوں کی لائبریریاں یہاں موجود ہیں۔

۸۔ قرم کا علاقہ

یہ جزیرہ کی مانند علاقہ ہے جو بحیرۂ اسود کے جنوب اور مغرب میں واقع ہے۔ اس کا رقبہ ۲۶,۱۵۰ کلو میٹر ہے یہاں سنہ ۷۴۰ ہجری مطابق سنہ ۱۳۳۹ عیسوی میں اسلام آیا۔

یہ لوگ مغل حکومت کے تابع تھے۔ گیرائی خاندان نے یہاں ۱۴۲۷ء میں اپنی حکومت مضبوط کر لی۔ خلافت عثمانی کے تحت یہاں حکومت چلاتے تھے۔ وہ اتنی طاقتور مسلمان حکومت تھی کہ ماسکو کی عیسائی حکومت ان کو جزیہ ادا کرتی تھی۔ سلطان محمد گیرائی کے بعد ۱۶۸۰ء میں خلافت عثمانیہ کے علاقوں پر حملے کیے گئے اور بہت سے علاقے ان کے زیر نگین آگئے۔ روس نے ۱۷۸۳ء میلادی میں "قرم" پر مکمل قبضہ کر لیا۔

ملکہ کیتھرائن دوم نے مسلمانوں کو دھوکہ دیا۔ ان سے وعدہ کیا کہ اگر وہ ہتھیار ڈال دیں تو ان کے حقوق کی حفاظت کی جائے گی اور انہیں مذہبی آزادی ہو گی۔ چند سال بعد ملکہ کیتھرائن دوم نے مسلمانوں کی جائیدادوں اور املاک کو ضبط کر لیا ان کی زمینیں کمیونسٹوں میں بانٹ دیں۔ روسی حکومت نے پانچ لاکھ مسلمانوں کو "قرم" سے جلا وطن کر دیا ہے۔ ملکہ کیتھرائن نے ایسے قوانین جاری کر دیئے جن کے ذریعے اسلامی تبلیغ پر پابندی لگی۔ اور اسلام کی تبلیغ کرنے والوں کے لیئے با مشقت جیل کی سزائیں مقرر ہوئیں۔ یورپ سے عیسائی مہاجرین وہاں آکر آباد ہوئے۔ اور مسلمانوں کی زرخیز زمینیں ان کے حصے میں آگئیں۔ "قرم" کے بہت سے مسلمان قحط و امراض کا شکار ہوئے اور لاکھوں کے حساب سے مر گئے۔ وہاں کے مسلمانوں کی اکثریت اقلیت میں تبدیل ہو گئی۔ کیونکہ ساٹھ ہزار سے زیادہ مسلمان قحط، بھوک اور پیاس کی وجہ سے مر گئے۔ ایک لاکھ "قرم" کے مسلمانوں کو کمیونسٹوں نے شہید کر دیا اس وقت کمیونسٹوں نے پچاس ہزار کے قریب مسلمانوں کو وہاں سے ہجرت پر مجبور کر دیا۔ "قرم" میں ۱۵۵۸ مساجد تھیں۔ کمیونسٹوں نے انہیں تباہ و برباد کر دیا۔ اب بہت کم مساجد باقی ہیں۔

بقیہ صفحہ ۱۲ سے آگے

انہوں نے تمام مسلمانوں سے امداد اور تعاون کی اپیل کی اور انہوں نے بتایا کہ ان حادثہ کی امدادی کاروائیوں میں امارت اسلامیہ نے بھی حصہ لیا۔ دیگر جہادی تنظیمات کے سات افراد شہید ہوئے ہیں۔ امارت اسلامیہ کے مندوب نے بتایا کہ اب حالات پرسکون ہیں الحمدللہ امن کافی حد تک بحال ہو چکا ہے۔ اور اس عزم کا اظہار کیا کہ یہ کاروائیاں ہمارے عزم جہاد کو ہرگز ہرگز کمزور نہیں کر سکتیں اور انشاءاللہ جس قدر ممکن ہوا۔ ان کفار و شر پسندوں سے بدلہ لیا جائے گا۔

جناب شہید اللہ نے بتایا کہ آزادی کے بعد سے یہ پہلی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ اسکڈ میزائلوں سے اس انداز کا حملہ ہوا ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ صدر مقام میں خاد کے ایجنٹوں نے نجیب کو مجاہدین کے اکٹھے ہونے کی خبر دی ہو۔ جس وجہ سے ان لوگوں نے یہ حملہ کر دیا۔ تاہم ہمارے پاس ایسے واضح شواہد نہیں ہیں کہ کہہ سکیں کہ یہ ان لوگوں کے منصوبے کا ایک حصہ تھا۔ یہ محض اندازہ ہے جو بموں کے ٹکڑوں سے لگایا گیا ہے کہ یہ اسکڈ میزائل تھے۔ واللہ اعلم۔

اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں صبر و ثبات سے نوازے اور وہ مجاہدین کا معاون و محافظ ہے۔ اللہ پاک اپنے امر پر ہر طرح غالب ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

الامارۃ الاسلامیہ کنڑ

زیر قیادت جناب الشیخ / جمیل الرحمٰن ... حفظہ اللہ تعالیٰ۔

ہم غیر اسلامی پریس کا نام نہیں لیتے، اسلامی پریس کو اللہ تعالیٰ افغانیوں اور ان کے اسلامی جہاد کی طرف سے جزاء خیر عطا فرمائیں۔ یہ جہاد تمام اسلامی اُمّت کا جہاد ہے۔ اسلام میں الفاظ اور ان کے استعمال کے لیے شرعی ضابطے اور قوانین ہیں۔ مسلمان کی ہر ایک بات اللہ تعالیٰ کے ہاں، مسلمان کے حق میں یا اس کے خلاف لکھی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

ما یلفظ من قول الا لدیه رقیب عتید (سورہ قٓ)

"وہ کوئی بات نہیں کہتے مگر ان کے پاس تیار نگہبان ہوتا ہے"

اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

"لوگوں کو اپنی زبانوں کے الفاظ ، دوزخ کی آگ میں اوندھے منہ گرا دیتے ہیں"۔ دوسری جگہ ان کا ارشادِ مبارک ہے۔

"بیشک کوئی بندہ ، اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشی کے لیے کوئی بات بغیر کسی اہتمام اور توجہ سے کہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس بندے کے درجات بلند فرما دیتے ہیں۔

اور کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی کوئی بات بغیر کسی اہتمام کے کہہ دیتا ہے۔ وہ بات اسے دوزخ میں نیچے گرا دیتی ہے"

ہم مسلمان صحافیوں سے خیر خواہی کرتے ہوئے امید کرتے ہیں کہ وہ پریس کے سلسلے میں غیر مسلم صحافیوں کی پالیسیوں کو خیر باد کہیں گے اور اس کے مطابق کام چلانے سے گریز کریں گے۔ غیر مسلم صحافیوں کی چند پالیسیاں یہ ہیں۔

۱۔ پروپیگنڈہ کرنا۔
۲۔ خبر کو ایک دوسرے سے آگے نشر کرنے کی کوشش کرنا۔
۳۔ مکمل طور پر حقیقت کو پیش کرنے سے گریز کرنا۔
۴۔ خبر پیش کرنے میں جانبداری سے کام لینا اور جانبداری سے تجزیہ کرنا وغیرہ وغیرہ۔

اسلام میں پریس کے لیے اصول اور ضوابط ہیں۔ جس کی پابندی کرنا ضروری اور واجب ہے۔

صحافی کی حیثیت بھی راوی کی ہوتی

ہے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ خبر کو عادل اور نیک لوگوں سے نقل کریں۔ اور اپنی صحیح روایت کو آگے پیش کریں۔ اور کبھی صحافی کی حیثیت جج یا قاضی کی ہوتی ہے۔ وہ عالمی مسائل کے بارے میں فیصلے کرتے ہیں۔ تجزیہ نگاری کرتے ہیں اور اپنے اخبار میں صحیح نتائج اور واقعات قلمبند کرتے ہیں۔ مذکورہ بالا ہر حیثیت کے لیئے شرعی قوانین ہیں۔ جس کے اندر رہ کر صحافیوں کو اپنا فریضہ سرانجام دینا ہے تاکہ قیامت کے دن سرخرو اور معزز رہیں۔ اور مجرمین کے کٹہرے میں نہ ہوں۔

ہم صحافی بھائیوں کو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ مبارک حدیث شریف یاد دلاتے ہیں۔

جاھدوا المشرکین باموالکم وانفسکم والسنتکم

"مشرکوں کے ساتھ اپنے مالوں، جانوں اور زبانوں سے جہاد کرو"

صحافی قلم کی نوک (زبان) سے جہاد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے جہاد کا عظیم اجر ہے۔ صحافی برادران، اپنی استطاعت کے مطابق مجاہدین کی مدد کریں اور جہاد کے خلاف دشمنوں کی سازش کو ناکام بنائیں۔ یورپ میں اگر کہیں آفت پڑے تو ہزاروں میل دور پریس کے ذرائع اور صحافی کمر باندھ لیتے ہیں۔ اور اس وقت تک آرام نہیں کرتے جب تک ان کی مشکل ان کی مرضی کے مطابق حل نہ ہو جائے۔ تو ہمیں کیا ہوا ہے ہم تو یورپ والوں سے زیادہ اس اقدام کے مستحق ہیں۔ کیا ہم اس جہادی طریقے کو نہیں اپنائیں گے؟ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

والذین کفروا بعضھم اولیاء بعض الا تفعلوہ تکن فتنۃ فی الارض وفساد کبیر ۝

"کافروں میں سے بعض، بعض کے دوست ہیں (کافر آپس میں دوست ہیں) اگر آپ ایسا نہیں کرتے تو زمین میں فتنہ برپا ہوگا۔ اور بڑے فساد (خرابی) سے واسطہ ہوگا۔

سکندر حیات اسلام توجہ فرمائیں

ایک غلط فہمی کا ازالہ

امارت اسلامی کے ترجمان عبدالحمید شورش نے ۲۲ اپریل ۱۹۹۱ء کو روزنامہ فرنٹیئر پوسٹ میں شائع کردہ سکندر حیات اسلام کے تجزیہ پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ صوبہ کنڑ کے متعلق ان کی معلومات لاعلمی پر مبنی ہیں کنڑ عبدالرب رسول سیاف وہابی کے زیر کنٹرول نہیں اور نہ کبھی ربانی گروپ کے زیر تسلط رہا ہے۔ آزادی کے بعد اس خطہ کا پس منظر یہ ہے کہ یہاں سے روسیوں کا تسلط ختم کرنے کے بعد اتحاد میں شامل افغان گروپوں نے علیحدہ

شوریٰ قائم کی تھی۔ جس کے سربراہ مولوی ربانی تھے۔ جو جمعیت اسلامی سے تعلق رکھتے تھے جماعۃ الدعوۃ الی القرآن والسنۃ نے مولوی احسان اللہ کی زیرِ قیادت مجلس شوریٰ قائم کی تھی۔ دونوں اپنے اپنے زیرِ قبضہ علاقوں میں انتظام چلا رہے تھے۔ عبوری حکومت میں اختلاف کی وجہ سے ان کی قائم کردہ شوریٰ بھی صوبہ کنڑ میں ختم ہو گئی بعد میں صوبہ کنڑ میں مقیم سارے احزاب کے مجاہدین نے معاہدات کے ذریعے انتخابات کا لائحہ عمل طے کیا اور ۱۲۰ ارکان پر مشتمل منتخب مجلس شوریٰ قائم کی۔ اس طرح امارتِ اسلامی قائم ہوئی اور شیخ جمیل الرحمٰن اس منتخب حکومت کے سربراہ ہیں۔

واضح رہے کہ الشیخ جمیل الرحمٰن جماعۃ الدعوۃ الی القرآن والسنۃ افغانستان کے امیر ہیں۔ خطۂ کنڑ میں ان کی اکثریت ہے اور انتخابات میں بھی ان کی پارٹی کو مکمل اکثریت حاصل ہوئی تھی۔ اس طرح ان کی پارٹی حکومت بنانے میں کامیاب ہوئی اور ان کے زیرِ قیادت شرعی انتظامیہ قائم ہے ربانی گروپ اور عبدالرب رسول سیاف کی پارٹی نے کنڑ کے انتخابات میں بالترتیب پانچ فیصد اور ایک فیصد نشستیں حاصل کی تھیں اور وہ کسی طرح بھی حکومت بنانے کی پوزیشن میں نہیں تھے۔

عبدالحمید شورش نے کہا کہ اہل حدیث اسلام کا ایک حقانی مسلک ہے۔ اس کے لئے وہابی کی اصطلاح استعمال کرنا جائز نہیں۔ سکندر حیات صاحب اگر کنڑ کے بارے معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہم ان کی مدد کر سکتے ہیں۔

شمالی خاندان صفہ ۲۲ سے آگے

سارہ — اسحاق علیہ السلام

قنطورا — مدین۔ وفراق۔ سرج۔ نفشان نفش۔ ایک نامعلوم الاسم

حجون — کیسان سورج امیم لوطان نافس

البدایہ صفحہ ۱۷۵ بحوالہ ابوالقاسم سہیلی کتاب التعریف والاعلام

ان پر حیر برکات حضرت اسحاق اور حضرت اسماعیل اور ان کی اولاد پر عطا فرمائی گئیں۔ باقی اولاد کے متعلق تاریخ کے صفحات خاموش ہیں۔

قرآنِ عزیز

نے سورۃ مریم جہاں حضرت ابراہیم اور ان کے والد بزرگوار کا مکالمہ یا تبلیغی وعظ ذکر فرمایا ہے۔ وہاں والد کی ترکِ کلامی کے بعد فرمایا۔

فلما اعتزلھم وما یعبدون من دون اللہ وھبنا لہ اسحاق و یعقوب و کلا جعلنا نبیا

اس کے بعد حضرت موسیٰ حضرت ہارون، حضرت اسماعیل اور دیگر ابراہیمی انبیاء اور حضرت آدم اور حضرت نوح اور ان کی اولاد کا ذکر فرمایا یہ اس کی تصدیق ہے۔ کہ جب کوئی خدا کے لیے ہجرت کرے۔ ارباب فسق و فجور اور اصحاب شرک و بدعت سے مقاطعہ کرے تو اللہ اسے اکیلا نہیں چھوڑتا

بابل اور حران کا مہاجر بیکسی اور سراسیمگی میں اپنے آپ کو خدا کے سپرد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کئی امتوں کا باپ بنایا اور کئی ملکوں میں اس کا نام بلند ہوا۔ دنیا کی تمام قومیں اس پر سلام بھیجتی ہیں۔ وترکنا علیہ فی الاخرین ۰ سلام علیٰ ابراھیم ۰

یہ شالی خاندان ہے جس نے اپنی قربانیوں کی وجہ سے زمین اور آسمان میں نام پیدا کیا۔ دنیا میں علم و عمل اور خدمت کی مثال قائم کی۔

رمضان المبارک میں مجاہدین کشمیر کی کارگذاری

مرکز الدعوۃ الاسلامیہ کشمیر نے رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں مقبوضہ کشمیر سے آئے ہوئے تقریباً تمام مہاجرین میں جو کہ راڑا مہاجر کیمپ، انحقام وادی نیلم اور باغ کے مہاجر کیمپ میں مقیم ہیں۔ خورد و نوش اور کپڑے کوٹ سویٹر وغیرہ تقسیم کئے۔ اس کے ساتھ ساتھ راڑا مہاجر کیمپ میں مہاجرین کی سحری و افطاری کے لیے فری ہوٹل کا بندوبست کیا جو کہ پورا رمضان جاری رہا۔ اس میں راڑا کیمپ کے علاوہ مہاجرین نے وقتاً فوقتاً شرکت کی۔ رمضان المبارک کی ایک دعوت افطار میں صدر آزاد کشمیر جناب سردار محمد عبدالقیوم صاحب نے بھی شرکت کی۔ اس کے علاوہ مرکز الدعوۃ الاسلامیہ۔ راڑا کیمپ میں مہاجرین کے خیمہ والی ایک مسجد بھی تیار کر کے دی۔ مسجد میں دینی کتب اور قرآن کریم بھی رکھے گئے ہیں۔ اور ایک عدد قاری صاحب کا بھی انتظام کیا گیا ہے جو کہ مہاجرین کے بچوں کو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم بھی دیں گے۔

غریب مہاجرین کو دوائیاں بازار سے خریدنی پڑتی تھیں۔ اور وہ دوائیوں کا خرچ نہیں برداشت کر سکتے تھے اس کے پیش نظر مرکز الدعوۃ الاسلامیہ نے مہاجرین کے لیے دوائیوں کا انتظام کر رکھا ہے جو کہ بوقتِ ضرورت مہیا کی جائیں گی۔

اس کے علاوہ مرکز الدعوۃ الاسلامیہ نے مقبوضہ کشمیر سے آئے ہوئے مجاہدین میں اور مختلف تنظیموں میں خورد و نوش، کمبل، سویٹر، بوٹ اور جیکٹس اور دوائیاں بھی تقسیم کیں۔ اور دوسری تنظیموں کو دے کر تقسیم کروائی ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ مرکز الدعوۃ الاسلامیہ کے مجاہدین نے مختلف مجاہدین کے کیمپوں میں اور مہاجرین کے کیمپوں میں درس قرآن اور درس حدیث کا اہتمام بھی کیا۔ جس میں رمضان المبارک میں جہاد کی اہمیت پر خاص طور پر زور دیا۔ اس کے علاوہ مسلمان اور جہاد کے عنوان کے تحت درس دے گئے۔ اور لوگوں کو جہاد اور قتال فی سبیل اللہ کے لیے تیار کیا۔

ان کاموں کے علاوہ مرکز الدعوۃ الاسلامیہ کے عسکری یونٹ (حرکۃ الاسلامیہ) نے بارڈر پر بہت ہی کامیاب حملے کئے۔ اور پچھلے چار ماہ سے کرتے آرہے ہیں۔ رمضان المبارک میں حرکۃ الدعوۃ الاسلامیہ کے مجاہدین نے بہت زیادہ

کامیاب حملے کئے۔ اور بھارت کی کئی چوکیوں کو تباہ کر دیا۔ مجاہدین نے سینکڑوں افراد کو جہنم رسید کیا۔ اور کافی مقدار میں اسلحہ اور دوسرا سامان بھی چھینا۔ رمضان المبارک کی ان کارروائیوں میں حرکۃ الدعوۃ الاسلامیہ کا ایک مجاہد شہید ہوا۔ اور دو مجاہد زخمی ہوئے۔

رمضان المبارک کے سب سے کامیاب حملے میں حرکۃ الدعوۃ الاسلامیہ کے مجاہدین نے بکرہ میں تین چوکیوں کو مکمل طور پر تباہ کر دیا اور وہاں سے ایک G.M.- اور 2 - G رائفلیں اور کافی مقدار میں گولہ بارود بھی حاصل کیا۔ اس حملے میں 32 بھارتی افواج کے مارے گئے۔ جن میں ایک میجر اور ایک لفٹیننٹ بھی شامل تھا۔

حرکۃ الدعوۃ الاسلامیہ اور حرکۃ الدعوۃ الاسلامیہ تمام ذرائع ابلاغ سے گزارش کرتا ہے۔ جس میں ٹی وی ریڈیو اور اخبارات شامل ہیں۔ کہ کشمیر کے مجاہدین کو حریت پسند نہ کہا جائے اور نہ ہی تحریر کیا جائے۔ کیونکہ تمام کشمیری اللہ کی رضا کی خاطر ہندو سے جہاد کر رہے ہیں۔ جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر جہاد کرے تو اسے مجاہد کہنا چاہیئے۔

(مدیر مسئول مرکز الدعوۃ الاسلامیہ کشمیر)

الشیخ جمیل الرحمٰن کا خط

باقی صفحہ ۱۰ سے آگے

کو بھی سختی سے متنبہ کیا جائے۔ کہ وہ نجیب حکومت کو مہلک ہتھیاروں کی سپلائی مکمل طور پر بند کر دے اور نجیب کو ایسے وحشیانہ اقدام سے روکے جناب والا آپ کو یہ یاد دلانے کی ضرورت نہیں۔ کہ روس پچھلے بارہ سالوں سے افغان عوام کی نسل کشی میں ملوث ہے۔ اور نجیب کو افغان عوام کے خلاف تباہ کن ہتھیار فراہم کر کے وہ اپنے آپ کو اس جرم سے بری الذمہ قرار نہیں دے سکتا۔

اب یہ ذمہ داری اقوام متحدہ پر عائد ہوتی ہے۔ کہ وہ نجیب حکومت اور اس کی سرپرست سوویٹ یونین کو افغان عوام کا خون بہانے سے منع کر دے۔

اگر ان کے مظالم اور جارحیت اسی طرح جاری رہی تو اس سے نہ صرف مہاجرین کی آبادکاری کے منصوبے متاثر ہوں گے۔ بلکہ پاکستان کو دوبارہ ہجرت کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو کر افغان عوام کے مصائب کا دور اور طویل ہو جائے گا۔ ہم ایک دفعہ پھر اعادہ کئے دیتے ہیں۔ کہ اقوام متحدہ اپنی تمام صلاحیتوں اور طاقت کو استعمال کر کے نجیب حکومت اور اس کے سرپرست روس کو ان مجرمانہ حرکات سے سختی سے منع کر دے۔

امارت اسلامی کنڑ اپنی یہ ذمہ داری سمجھتی ہے۔ کہ مہاجرین کی آبادکاری کیلئے اقوام متحدہ اور دیگر رضاکار امدادی ایجنسیوں کو تحفظ فراہم کر کے ان کو کام کرنے کا موقع دیا جائے۔

امارت اسلامی کو عوام نے انتخابات کے ذریعے یہاں اسلامی قوانین نافذ کرنے کا اختیار دیا ہے۔ عوام کی اس منتخب اسلامی حکومت کو توقع ہے۔ کہ اقوام متحدہ اور دیگر رضاکار امدادی ایجنسیاں مہاجرین کی آبادکاری کے مقدس مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے امارت اسلامی کی انتظامیہ کے ساتھ گہرا رابطہ رکھیں گے یہ جدوجہد بالآخر آزادیٔ افغانستان پر منتج ہوگی۔ آزاد اسلامی افغانستان کا قیام دنیا کی ساری آزاد اقوام کی فتح ہے۔ توقع رکھنی چاہیئے کہ اقوام متحدہ اس مقصد کی اہمیت کے پیش نظر بنی نوع انسان کے اس بہت بڑے سیاسی تجربے کو کامیاب بنائے گی۔

جمیل الرحمٰن
امیر امارت اسلامی
کنڑ افغانستان

جمعیت اہلحدیث کشمیر کی طرف سے

فضیلۃ الشیخ جمیل الرحمٰن کی خدمت میں سپاس عقیدت

معزز مہمانانِ گرامی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

ہمارے مہمان گرامی مجاہد اسلام حضرت مولانا الشیخ جمیل الرحمٰن صاحب ہیں۔ جو جماعۃ الدعوۃ الی القرآن والسنۃ افغانستان کے امیر ہیں۔

افغانستان بھی پاکستان اور آزاد کشمیر کی طرح شرک و بدعت اور تقلیدی جمود کا شکار ہے وہاں جماعۃ الدعوۃ الی القرآن والسنۃ نے اپنی بے مثال تاریخی جدوجہد سے کتاب و سنت کی تعلیمات کو پھیلایا اور اس سلسلہ میں زبان و قلم کا شاندار استعمال کیا۔ جب دنیا کی ایک سُپر طاقت روس نے سرزمین افغانستان میں اپنی پٹھو حکومت قائم کی تو اس اہلحدیث جماعت نے سب سے پہلے اسے للکارا بعد میں جب روس نے افغانستان میں اپنی فوجیں داخل کر دیں تو اس جماعت نے اپنے خون کا پہلا قطرہ بہا کر اس تاریخی اور بے مثال جہاد کا آغاز کیا جو تقریباً دس سال سے جاری ہے اور آخر دنیا کی یہ سُپر پاور عاجز آکر افغانستان سے اپنا بوریا بستر لپیٹنے پر مجبور ہو گئی۔ اس جماعت نے دو ماہنامے بھی جاری کئے ماہنامہ "دعوت" اردو میں جبکہ ماہنامہ "المجاہد" عربی زبان میں جاری ہوا ہے دونوں پرچوں کا معیار کسی بھی بین الاقوامی پرچے سے کم نہیں۔ دونوں پرچوں نے تبلیغی، سیاسی اور جنگی محاذ پر شاندار مثبت کردار ادا کیا ہے۔ اس جماعت نے اس تاریخی جہاد میں بے مثال قربانیاں دیں۔ حتیٰ کہ مغربی ذرائع ابلاغ یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے کہ افغانستان میں برسرپیکار اہلحدیث مجاہدین روسیوں کے لئے مسلسل پیغامِ اجل بنے ہوئے ہیں لیکن افسوس ہے اس مردِ مجاہد پر روسی فوج کے انخلاء کے بعد افغان جمہوری حکومت کے چرچے شروع ہو گئے اور اقتدار کی خواہشمند جماعتیں شرکت اقتدار کے مسئلہ پر اختلاف کا شکار ہو گئیں۔ تو اس بے لوث مردِ مجاہد اور اس کی جماعۃ الدعوۃ نے اقتدار کی خواہش تو کجا اقتدار کی بندربانٹ کی طرف پلٹ کر دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا۔

اس کی وجہ صرف اور صرف یہی ہے کہ افغانستان ہو یا پاکستان، آزاد کشمیر ہو یا کوئی اور خطۂ زمین، اہلحدیث جہاں بھی ہے اس کا مقصد وحید حصولِ اقتدار نہیں بلکہ صرف اور صرف کتاب و سنت کا عملی نفاذ اور اس کی راہ میں حائل رکاوٹوں کا استیصال رہا ہے۔

تنظیم طلبہ سلفیہ کے مرکزی امیر عفی اللہ مسلم نے رابطہ کے لئے اپنا پتہ مشتہر کر لیا ہے جو درج ذیل ہے۔

تنظیم طلبہ سلفیہ	T.T.S
پوسٹ بکس نمبر ۱۳۹۷	P.O.BOX NO1397
جی پی او پشاور صدر	G.P.O. Pesh

محترم المقام ایڈیٹر صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ

احوال اکہ قصبہ بھوسن شاہ کا مختصر تعارف ارسال خدمت ہے۔

یہ مقام پاکستان میں متروکہ غیر مسلم ہندو ملکیت بڑی گدی ہے۔ جس کا بیس ہزار ایکڑ محکمہ اوقاف کے تحت ہے۔ اس میں اہل توحید کی مسجد و مدرسہ تھا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور بیرونی تعاونوں سے زیر تعمیر ہے۔

آپ کا رسالہ دعوۃ الثقافیہ دیکھنے میں آیا ہے جسے دیکھ کر اور پڑھ کر خوشی ہوئی ہے۔

لہٰذا ہمیں بطور اعزازی ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ میں بھی اس مقام میں للہ فی اللہ دینی خدمت سرانجام دے رہا ہوں۔

طالب دعا محمد صدیق الحسن خطیب اہل حدیث
مقام بھوسن شاہ براستہ حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ

محترم محمد صدیق الحسن صاحب

السلام علیکم۔

قصبہ بھوسن شاہ میں مدرسہ تبلیغ الاسلام کا قیام یقیناً ایک بڑا کارنامہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی جمیلہ میں برکت دے۔

ہم اپنے قارئین حلقہ اثر کو آپ کے مخصوص حالات اور ضروریات سے آگاہ کر دیں گے۔

آپ کو پچھلے چند مہینوں کے مجلات بھی ارسال کر رہے ہیں۔ اور آئندہ آپ کو باقاعدگی سے مجلہ ملتا رہے گا۔ ادارہ آپ کی قلمی معاونت کے لیے بھی مشکور رہے گا۔ اگر آپ موحدین حضرات کی فہرست بھیج دیں تو ہم آپ کے معرفت ان کو مجلہ بھی بھیجیں گے۔ کیونکہ ادارہ اپنے موحدین بھائیوں کے ساتھ رابطہ کو بہت اہمیت دیتا ہے۔

(ایڈیٹر)

جناب شیخ جمیل الرحمان صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ

صوبہ کنڑ کے صدر مقام اسد آباد روسیوں (کمیونسٹوں) کا بزدلانہ حملہ

اس وقت شعور اور ہوشمندی اور تمام افغان مجاہدین کی پارٹیوں کا اتحاد بہت ضروری ہے۔ کیونکہ اسلامی دشمن طاقتوں نے اسلامی ملکوں کے خلاف جیسا کہ کویت سعودی عرب کشمیر اور افغانستان پورے عزم کے ساتھ نیت و تابو دکر رہے ہیں۔ اور بہت کمیونسٹ ایجنٹ جو مسلمان نما ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ مل کر اسلامی حکومتوں کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ لیکن صد افسوس کہ شیخ جمیل الرحمن صاحب کی قیادت میں ایک آزاد صوبہ مقام اسد آباد پر حملہ ہوا تو اس کے بعد ان مکار اور عیار کمیونسٹ سازشوں سے بچنا ضروری ہے۔ اور منظم جہاد کے لیے پوری کوشش کرنا۔ اور مختلف مقاموں میں اسلحہ اور فوج کو رہنا چاہیے ایک جگہ میں رکھنا اچھا نہیں ہے۔ کیونکہ بعض مجاہدین اور

اسلام پسند جماعتیں سلفی عقائد کے خلاف سازش کر رہے ہیں۔ شیخ جمیل الرحمٰن نے بہت ایمانداری اور مجاہدانہ قیادت کے ساتھ اس ملک میں نفاذ شریعت کیلئے منظم طریقے سے کام کیا۔ اور بہت لوگوں کو شرک و بدعت رسم و رواج اور تقلید سے نکال کر قرآن و سنت کے پابند بنایا اور وہ سچے سلفی بن گئے۔

فقط والسلام

ڈاکٹر محمد ظاہر قریشی السلفی

امیر تنظیم علمائے حق و تحفظ نظریہ پاکستان و حرمین الشریفین

پشاور

مکرمی ڈاکٹر عبدالظاہر قریشی صاحب

السلام علیکم:۔

آپ کا نوازش نامہ ملا۔ آپ نے حالات کی صحیح نشاندہی کی ہے۔ عالم اسلام کے مسائل کے بارے مسلمانوں کو متفقہ لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیے۔ مستقبل کے افق پر خطرات محسوس کرنے والے حضرات کا فریضہ ہے۔ کہ رابطہ بڑھا کر مسلمانوں میں بیداری کی لہر پیدا کریں۔ کنڑ میں شریعت کے نفاذ سے امارت اسلامی کی افادیت دن بدن مجاہدین پر واضح ہو رہی ہے۔ امارت اسلامی عوام کی تحفظ اپنی ذمہ داری سمجھتی ہے اور اس سلسلے میں دستیاب وسائل سے ممکنہ اقدامات کرے گی۔ انشاء اللہ العزیز

ایڈیٹر

مکرم و محترم۔

مدیر ماہنامہ "دعوت"

عدیم الفرصتی کی وجہ سے آپ کو خط نہ لکھ سکا ورنہ جی بہت چاہ رہا ہے کہ آپ سے خط و کتابت جاری رکھوں آپ کی طرف سے دعوۃ کا ایک رسالہ مجھے ملا تھا۔ جس میں میرا نام بھی شامل تھا۔ اسلام آباد کے نمائندہ کے طور پر۔ لیکن اس کے بعد مجھے کوئی رسالہ نہیں ملا۔ آپ جب کبھی راولپنڈی آئیں۔ تو میری دکان پر ضرور تشریف لائیں

سید اکرام الحق جاوید شاہ صاحب آپ کو بہت یاد کر رہے تھے۔ ان کی طرف سے سلام و دعا قبول ہو۔

وہ وقت قریب ہے جب پورا افغانستان آزاد ہو چکا ہو گا۔ اور فتح افغان مجاہدین کے قدم چومے گی۔ اللہ تعالیٰ علامہ الشیخ جمیل الرحمان کے مشن کو کامیابی سے ہمکنار کرے افغانستان میں جہاد ان کا مشن ہے اور وہ امارات اسلامی کے امیر منتخب ہوئے ہیں۔ یہ ان کا حق تھا۔ اللہ تعالیٰ حضور کو اس کا حق عطا کرتا ہے میرا یہ خط جناب شیخ جمیل الرحمان صاحب کے مطالعہ میں سے آئیے۔

اس خط کے ساتھ میں ایک مضمون کشمیر کے متعلق بھیج رہا ہوں۔ آپ سے گزارش ہے کہ میرا یہ مضمون ماہنامہ "دعوت" کی زینت بنا کر شکریہ کا موقع دیں۔

اور مجھے پرچہ بھیجیں

آپ کا نیاز مند

عبدالصبور درانی سلفی کاشمیری

ووڈ کرافٹ فرنیچرز۔ فیض آباد۔ مری روڈ

بالمقابل مساجد پاکستان

محترم عبدالصبور درانی سلفی کشمیری صاحب

السلام علیکم

ادارہ ھذا رابطہ قائم کرنے پر آپ کا از حد ممنون ہے۔ انشاء اللہ مجلہ "دعوت" اس کے بعد آپ کو باقاعدگی سے ملتا رہے گا۔ آپ کی تلافی کے لیے سر دست پچھلے چند مہینوں کے شمارے بھیج رہے ہیں۔ محترم درانی صاحب! آپ نہ صرف ہمارے ایک نمائندے بلکہ بزرگ ہیں۔ اس ادارے کو آپ کی شخصیت کے مشوروں اور آراء کی ضرورت ہے۔

شیخ جمیل الرحمان ان دنوں ملک سے باہر ہیں۔ واپس تشریف آوری کے بعد آپ کا خط ان کے مطالعہ میں لائیں گے

والسلام

(ایڈیٹر)

یہ آفتِ ناگہاں جو کابل سے اسعد آباد پر گری ہے
خدائے واحد کے غازیوں کے شکیب و جرأت کا امتحان ہے
جہادِ راہِ خدا میں آتے ہیں ایسے صبر آزما مراحل
کہ جن پہ مومن یہی کہے گا "رضائے مولائے کن فکاں ہے"
الٰہی صبرِ جمیل خواہم توان عطا کن کہ ناتوانم
نثارِ تو آل و مال و جاہم فدائے تو صد ہزار جانم
sadabad death
toll rises to 500
missiles
Asadabad